

ارتقاءِ مسرت

# کبیر ہا ولی

سوامی شری یگلانند

پبلشرز جنرل بک ٹریڈ پولو ہاری گیٹ لاہور



# کیسیر ہاؤس

ادامہ  
جھمیں

کیسیر صاحب کی مختصر سوانح حیات اور ان کے چیدہ چیدہ دوسے  
بمعنہ معنی درج کئے گئے ہیں

مؤلفہ  
سوامی شری یگلانند بھارت پنچک کیسیر پنچتی  
پٹنہ (بہار)

پبلشرز  
جنرل بک ڈپو تاجران کتب

لوہاری دروازہ - لاہور

## بھجن

۲۲۱۵  
ہے سب میں سب ہی سے نیا۔ ا  
چو خستہ جل تفل سب ہی میں شبد دیابت بون ہارا  
سب کے بکٹ دور سب ہی سے جن جیسا جن کینچہ و چارا  
سار شبد کو جو جن پاوے۔ سو نہیں کرت نیم آچار ا  
کہیں کیسیر سٹو بھائی سادھو۔ شبد گئے سو نہیں ہمارا

چیت چیت چیت چیت چیت



سے شائع کیا گیا ہے۔ وہ بھی کبیر دواولی کی طرح مقبول عام ہو چکا ہے۔ بھے  
کامل یقین ہے۔ کہ جس طرح اردو دان اصحاب نے کبیر دواولی کی متعدد کاپیاں  
خرید کر میری حوصلہ افزائی کی ہے اسی طرح کبیر شبد اولیٰ کو بھی اپنا کر میری  
حوصلہ افزائی کریں گے تاکہ میں اس قابل ہو سکوں کہ اس کا تیسرا حصہ کبیر ویراگ  
بجناولی کے نام سے اردو دان اصحاب کے نذر کر سکوں۔

دعاگو

مترجم

## شکریہ

اپنے احباب کے یہی دماصرار سے مجبور ہو کر گزشتہ سال میں نے بھگت کبیر  
صاحب کے چیدہ چیدہ دوہوں کو کبیر دواولی کے نام سے اردو لباس میں  
اردو دان اصحاب کے پیش کرنے کی جرات کی تھی۔ اس کتاب کے شائع کرتے  
ہوئے مجھے اتنی توقع نہیں تھی کہ ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں اس کتاب کا پہلا  
ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ اور اس کتاب کی مانگ اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ مجھے  
اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بہت جلد شائع کرنا پڑے گا۔

میں ان سب اردو دان اصحاب کا جنہوں نے کبیر دواولی کی متعدد کاپیاں  
خرید کر میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں؟

یہ کبیر دواولی کا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پانچواں ایڈیشن ہے۔ میری  
خواہش تھی۔ کہ اس ایڈیشن میں کچھ اور دوہے ایڑا دکر کے اردو دان اصحاب  
کے پیش کیا جائے۔ مگر چند در چند وجوہات سے ایسا نہ کر سکا۔ جس کے لئے  
معافی کا خواستگار ہوں۔

کبیر دواولی کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ایڈیشن کبیر شبد اولیٰ کے نام



کبیر صاحب لڑکپن ہی سے تیز مزاج تھے۔ مالک کی بھگتی کا ابتدا ہی سے خیال تھا۔ ایشور بھگتی کا رنگ ان کی رگ رگ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مگر تعجب ہے کہ گوردہ مسلمان جولاہے کے گھر پیدا ہوئے تھے مگر مسلمانی مذہب و شریعت کی جانب وہ کبھی متوجہ نہیں ہوئے۔ لڑکپن میں ہی کبیر صاحب کو پڑھ بھگتی کی دھن بھن نام کے بھجن گایا کرتے تھے۔

ہندوؤں میں یہ ایک عام خیال ہے۔ کہ بغیر گوردہ کے ادھار نہیں ہو سکتا گوردہ بن گت نہیں۔ یہ خیال نہ صرف ہندوؤں میں ہی مضبوطی کے ساتھ سرایت کر گیا ہے۔ بلکہ جہاں جہاں تصوف کی تعلیم کا پرچار ہے۔ گوردہ کی شخصیت کی اہمیت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ کبیر صاحب ایک موقع پر خود لکھتے ہیں۔

گوردہ بن مالا پھیرتے۔ گوردہ بن دیتے دان

گوردہ بن دان حرام ہے جائے پوچھو وید پوران

مطلب۔ گوردہ کے بغیر مالا پھیرنا اور گوردہ بن دینا دونوں ہی حرام ہیں۔ اگر تمہیں میری ان باتوں پر یقین نہ ہو تو وید پوران سے جا کر پوچھ لیجئے۔

اس خیال کو مد نظر رکھ کر کبیر صاحب نے گوردہ دارن کرنے کا ارادہ کیا اس زمانہ میں سوامی رامانند جی مشہور آچار یہ تھے۔ کبیر صاحب ان کی طرف رجوع ہوئے مگر چونکہ رامانند جی ویشنو تھے اس لئے وہ مسلمانوں کو کون کہے۔ نہ ہی ذات کے ہندوؤں تک کو شاگرد بنانے سے انکار کرتے تھے۔ اس لئے انہیں کبیر صاحب کو چیلہ بنانے میں اعتراض تھا۔

جہیں طلب صادق ہوتی ہے۔ وہ کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔ جب سوامی رامانند جی نے ان کو شاگرد کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مایوس ہو کر گھر واپس آ گئے۔ کبیر صاحب نے گھر پر آکر اس بات پر غور

# کبیر صاحب

کبیر صاحب ذرا نامی مسلمان جولاہے کے گھر میں پرگٹ ہوئے تھے۔ لڑائی استری کا نام نعمان تھا۔ کبیر صاحب نے اپنی تصانیف میں جا بجا اپنے جولاہے ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔

کبیر صاحب کی زندگی کے واقعات کچھ اس طرح مبہم ہیں۔ کہ ان سے ٹھیک ٹھیک ان کی پیدائش کے سمت کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ مورخانہ و تحقیقہ طریقہ پر تحقیقات کر کے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کس خاص سمت میں پیدا ہوئے تھے۔ مجبور ہو کر ہم کو روایات کی مدد لینا پڑتی ہے۔ روایتیں کہتی ہیں کہ وہ جیٹھ شادی پورنماشی بروز سوموار ۱۲۵۵ بمکرمی یا ۱۲۹۰ء میں ظاہر ہوئے تھے۔ پیدائش کے سن کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ مگر چونکہ ان کی موت پندرہویں صدی کے آخری حصہ میں واقع ہوتی تھی۔ اور اس کا کچھ کچھ پتہ ملتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ سنہ مسیحی کی پندرہویں صدی کے شروع میں ظاہر ہوئے تھے۔ بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتا ہے۔



کرتے ہیں۔ مولویوں نے شکایت کی کہ یہ ملحد مرتداد بے دین ہیں۔ پنڈتوں نے کہا یہ بے دھرم ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کبیر صاحب دربار میں بلائے گئے جس وقت وہاں پہنچے۔ ان کو سلام کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر بے خوفی کے ساتھ کھڑے رہے اور سر نہیں جھکایا۔ آخر وہ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے قید کئے گئے ان پر مختلف قسم کی سختیاں روا رکھی گئیں۔ مگر پھر بھی انہوں نے اپنے وعظ کے سلسلہ کو بند نہ کیا۔ اور نہایت بے خوفی سے اس کو جاری رکھا۔

یوں تو کبیر صاحب کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تھی۔ مگر ان میں مندرجہ ذیل شاگرد خاص شاگردوں میں سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) دھرم داس جی (۲) سنت گوپال جی (۳) بھگوانداس جی (۴) نراٹھن داس جی (۵) چرامنی داس جی (۶) بھگوداس جی (۷) جیونیداس جی (۸) کمال جی (۹) ٹانکالی جی (۱۰) گیانی جی (۱۱) صاحب داس جی (۱۲) نیتانند جی۔

کبیر صاحب نے ان کو بار بار بھگوان کی طرح جا بجا وعظ کرنے کے لئے بھیجا اور ان کی زندگی میں ہی ان کی تعلیم ہندوستان کے قریب قریب تمام حصوں میں پھیل گئی۔ اور ہزاروں کو روحانی تشفی پانے کا موقعہ ہاتھ آیا۔

کمال اور کمالی کی نسبت عام آدمیوں کا یہ خیال ہے کہ یہ خاص کبیر صاحب کی اولاد ہیں۔ کمال لڑکا اور کمالی لڑکی تھی مگر بعض بعض روایتیں اس قسم کی موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت ان کے بنائے ہوئے لڑکے تھے کبیر صاحب کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ان کی بیوی کا نام لونی جی بتایا جاتا ہے۔ جو دھرم ہاتھ اور پتی ورتا ستری تھیں۔

کبیر صاحب پڑھے لکھے تھے یا نہیں۔ اس پر بحث کرنی فضول ہے۔ اتنا کہا جاسکتا ہے کہ وہ سنسکرت جانتے تھے۔ ہاں مباحثہ سے ضرور واقف

کیا۔ اور اس روز جب ابھی رات باقی تھی۔ وشناسو میدہ گھاٹ پر گنگا کے کنارے جا کر سیڑھی پر لیٹ رہے۔ سوامی رامانند جی کا معمول تھا کہ وہ چار بجے صبح اندھیرے میں روزا نشان کرنے جاتے تھے۔ کبیر صاحب سیڑھی پر پڑے۔ تھے۔ رامانند جی کا کھڑا دل ان کے جسم پر پڑ گیا۔ چٹ آئی۔ اور وہ رونے لگے۔ رامانند جی بڑے نرم مزاج کے تھے گھبرا گئے۔ سر پہ ہاتھ رکھ کر کہنے لگے۔ بیٹا رام رام کہو۔ کبیر صاحب کی مراد برائی انہوں نے سمجھا۔ اپدیش مل گیا۔ اور دوسرے دن نہ صرف اپنے آپ کو رامانند کا چیلہ مشہور کر دیا۔ بلکہ تلک وغیرہ لگا کر رام رام کا جاپ کرنے لگے۔ تب سے ہی وہ رامانند جی کے شاگرد کہلانے لگے۔

کبیر صاحب رامانند جی کے شاگرد ہونے پر غصہ تک اپنے باپ کا کام کرتے رہے۔ ان کو کپڑا بننا خوب آتا تھا۔ یہ کپڑا بن کر بازار میں فروخت کر آتے تھے۔ اور جو قیمت مل جاتی۔ وہ ماں باپ کو لا کر دیا کرتے تھے۔ لیکن کبھی کبھی ایسا بھی واقعہ ہو جاتا کرتا تھا کہ اگر کسی فقیر یا بکس آدمی کو دیکھا تو یا اس کو کپڑوں کا تھان حوالہ کر دیا یا اس کو کپڑے کے تھان کی قیمت دے دی۔

کبیر صاحب نے غصہ تک رامانند جی کا ست سنگ کیا۔ اور ست سنگ کرایا پھر آپ خود روحانی تعلیم دینے لگے۔ ہندو اور مسلمان دونوں کو یہ اپنے مذہب کی دعوت دیا کرتے تھے۔ اور دونوں ہی کے مذہبی عقائد کا کھنڈن کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہندو مسلمان تصوف کے رنگ سے رنگ دیئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کبیر صاحب بڑا فراع اور اعلیٰ دل لے کر آئے تھے۔

کبیر صاحب کی راست کلامی نے پنڈتوں اور مولویوں کو جانی دشمن بنا دیا ان کی تقریر اور مباحثہ میں کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ مجبوراً انہوں نے بادشاہ کو گناہنا شروع کیا۔ دون بہت آدمی ہمیشہ مجبور سی کے وقت ایسے اوزاروں پر تڑپا



ہے۔ کبیر چورائیں سما دھی ہے۔ جہاں کبیر پنتھ کے مہنت رہتے ہیں۔ اور یہ دو نو جگہیں مقدس سمجھی جاتی ہیں۔ کبیر صاحب اکادشی کے روز بدھ دار سمستھ میں گپت ہوئے تھے۔

آج کل ہندوستان میں کبیر پنتھیوں کی خاص تعداد ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں ان کی تعداد ۸۳۳۱۷۱ بتائی گئی تھی۔ مگر وہ اب اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ صوبہ بکارت متحدہ میں اکثر ان کو رانندہ یوں کے پنتھ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس میں بہار۔ اڑیسہ وغیرہ کے کبیر پنتھیوں کی تعداد شامل نہیں کی گئی۔ وہاں بھی ان کی خاص تعداد پائی جاتی ہے۔ پنجاب میں بھی کبیر پنتھی کم نہیں ہیں۔

کبیر صاحب نے چونکہ اپنے خیالات کا ذریعہ ہندی زبان کو بنایا تھا اس لئے ان سے ہندی دان اصحاب ہی استفادہ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اگلے اوراق میں کبیر صاحب کے چندہ چیدہ دوہے اردو لباس میں درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے مطالعہ سے اردو دان اصحاب بھی بہرہ اندوز ہو سکیں۔ اور اپنا جیون پھل بناسکیں۔

خیر اندیش

» نقاش فطرت «

مترجم

—————

تھے اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو ہندی بھاٹہ کے پیدا کرنے والے کبیر صاحب ہی کہے جاسکتے تھے۔

کبیر صاحب نے خود تو شاید کوئی کتاب نہیں لکھی۔ ان کے کارناموں کو ان کے شاگردوں نے ترتیب دی ہے۔ جن میں کبیر بچک اور کبیر ساگر سب سے زیادہ مستند کتب ہیں۔

کبیر صاحب نے بہت دنوں تک پرچار کیا۔ اور آخری عمر تک اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ عالم ضیفی میں وہ کچھ کمزور ہو گئے تھے۔ جب وہ بیمار ہوئے اور مرنے کا وقت آیا۔ تب ان کے بعض شاگردوں کی یہ خواہش رہی۔ کہ ان کا دیہانت کاشی میں ہو۔ جہاں انہوں نے اپنی ساری عمر کا بہت سا حصہ لوگوں کو۔ سچے دھرم کا پدیش سنانے میں صرف کیا ہے آخر شاگردوں کے مجبور کرنے پر وہ کاشی چلے آئے۔ جب وہ کاشی آئے۔ انہوں نے چادر تان لی۔ اور وہ زندگی جس نے معرفت حقیقت کے امرت کی برشا کی تھی۔ دم کے دم میں غائب ہو گئی۔

ان کے مرنے پر ہندو مسلمان میں لڑائی ہوئے لی۔ ہندو کہتے تھے۔ کہ ہم ان کی لاش کو جانیں گے اور مسلمان اس کی لاش کو دفن کرنے پر بضد تھے روایت کہتی ہے۔ کہ اس وقت ایک حجرہ ہوا۔ کبیر صاحب نے خود پر گٹ ہو کر کہا ذرا چادر الٹ کر دیکھو۔ لاش کہاں ہے۔

جب چادر اتار کر دیکھا گیا تو لاش کو غائب پایا۔ یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے وہاں لاش کی جگہ پھول پڑے تھے۔ کہا گیا کہ ان پھولوں کو کیا کیا جادے۔ فرمایا ان کو آپس میں تقسیم کرو۔ اور اپنے دین کے مطابق کریا کرو۔ پھول تقسیم ہو گئے آدھے ہندوؤں نے بنارس کے کبیر چورا پر لاکر اس کو جلا دیا۔ مگر ضلع گورکھ پور میں کبیر صاحب کا روضہ ہے۔ جہاں اس کے ساتھ ایک جاگیر وقف



نٹل پنچن سب سے بڑا۔ جا کرے تن چھار  
سادھ پنچن چل روپ ہے بر سے امرت دھار  
ارکھتہ۔ سخت الفاظ بہت بڑے ہوتے ہیں۔ تن کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتے  
ہیں۔ سادھو کے الفاظ پانی کی خاصیت رکھتے ہیں۔ امدان سے امرت  
کی دھارا برستی ہے۔

سچ ترزو آن کر۔ سب رس دیکھا تول  
سب رس ماہیں جیہ رس جو کوئی جانے بولی  
ارکھتہ۔ دل کے قدرتی ترازو میں تمام لذات کو تول کر کے دیکھ لیا۔ سب لذتوں  
میں زبان کی۔ لذت کا مزہ کچھ اور ہے۔ بشرطیکہ کوئی بولنا جانتا ہو۔

شبد برابر دھن نہیں۔ جو کوئی جانے بول  
ہمیرا تو داموں ہے۔ شبد کا مول نہ تول  
ارکھتہ۔ شبد (لفظ) کے برابر کوئی دولت نہیں ہے۔ بشرطیکہ کوئی بولنا جانتا  
ہو۔ ہمیرا تو دام دینے سے ملتے ہیں۔ مگر شبد کی نہ تو قیمت ہے نہ وزن۔

شیتل شبد اچھا رہیئے۔ آہنگ آنے ناہنہ  
تیرا پریم تجھ میں۔ دشمن بھی تجھ مانہ  
ارکھتہ۔ ٹھنڈی باتیں کہیئے۔ غور کو دل میں نہ آنے دیجئے۔ کیونکہ تمہارے

## کبیر دو ہاولی

جس کو راکھے سائیاں مار نہ سکے کوئے  
بال نہ بانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے  
ارکھتہ۔ جن کی سائیں (پریشور) رکھشا (حفاظت) کرتے ہیں۔ انکو کوئی نہیں  
مار سکتا۔ اگر تمام دنیا ہی انکی دشمن ہو جائے تو بھی کوئی ان کا بال ہینکا نہیں  
کر سکتا۔

ایسی بانی بولئے۔ من کا آ پا کھوئے  
اور دل کو سیتل کرے۔ آ پائیتل ہوئے  
ارکھتہ۔ ایسی بات چیت کرنی چاہئے۔ جس میں غور کا شمول نہ رہے۔ اس  
دوسرے ٹھنڈے ہوتے ہیں اور آپ بھی انسان ٹھنڈا ہوتا ہے۔

بولی تو امنول ہے۔ جو کوئی جانے بول  
ہر دے ترازو تول کر۔ تب نکھ باہر کھوں  
ارکھتہ۔ اگر کسی کو بات چیت کرنا آوے تو بولی نہایت قیمتی چیز ہے۔ دل کے



دل میں جہاں تہا ما دوست رہتا ہے وہاں دشمن بھی رہتا ہے۔

۸

ترور۔ سرور۔ سنت جن چوتھے برس میں مینہ  
پر مار تھ کے کار نے چاروں دھاریں دیہہ  
ارکھ۔ درخت۔ تالاب۔ مہاتما لوگ اور چوتھے مینہ کا برسا۔ یہ سب دوسروں  
کی بھلائی کے لئے جنم دھارن کرتے ہیں۔

۹

پرچھا پھلے نہ آپ کو۔ ندی نہ پیوے نہ پیر  
پر سوار تھ کے کار نے سنتن دھرا شریر  
ارکھ۔ درخت مٹا کر اپنے آپ کو فائدہ نہیں پہنچاتا۔ نہ دیہہ اپنا پانی  
خود پیتا ہے۔ دوسروں کی بھلائی کے لئے سنت لوگ دنیا میں پیدا ہوتے ہیں

۱۰

پریمی ڈھونڈت میں پھروں۔ پریمی ملے نہ کوئے  
پریمی جن کے درس سے سب جگہ پریمی ہوئے  
ارکھ۔ میں پریمی کو ڈھونڈتھی پھرتی ہوں۔ مگر مجھے کوئی پریمی نہیں ملا۔ پریمی  
جن (محبت کرنے والوں) کے درشن سے سب جگہ پریمی ہی پریمی نظر آتے ہیں

۱۱

جیسی لو پہلے لگی۔ تیری منجھے اور  
اپنے دیہہ کی کو کہے۔ تار سے پرش کروڑ  
ارکھ۔ جیسی لو تو نے اپنے جسم سے لگائی ہوئی ہے۔ اگر پر ماتا سے لگائی ہوتی  
تو اپنے جسم کے کیا کہنے۔ اس سے کروڑوں انسان تر جاتے۔

پریم بھاؤ اک چاہیئے۔ بھیس انیک بنلے  
چاہے گھر میں باس کر۔ چاہے بن کو جائے  
ارکھ۔ پریم بھاؤ ایک ہونا چاہیئے۔ خواہ کئی ایک بھیس بناؤ۔ خواہ گھر میں  
بود و باش رکھو۔ خواہ جنگل میں چلے جاؤ۔

۱۴

کتھا کیرتن کرن کی۔ جا کی نرسدن ریت  
کہیں کبیر و اداس سے کٹھے کیجئے پریت  
ارکھ۔ کتھا اور کیرتن کرنا جس کی ہر روز عادت میں داخل ہو گیا ہے۔  
کبیر صاحب کہتے ہیں۔ کہ اس سے ضرور پریت (محبت) کیجئے۔

۱۵

کتھا کیرتن رات دن۔ جا کے ادھم دیہہ  
کہیں کبیر تاداس کے ہم چرن کی کھیہ  
ارکھ۔ رات دن کتھا کیرتن کرنا جن کا شیوہ ہو گیا ہے۔ کبیر صاحب  
فرماتے ہیں۔ کہ ہم اس شخص کی پاؤں کی خاک ہیں۔

۱۶

سوانس سوانس پر رام کہو۔ برتھا جنم مت کھوئے  
کو جانے اس سوانس کا آدن ہوئے نہ ہوئے  
ارکھ۔ سانس سانس پر رام کہو۔ فضول جنم مت کھو۔ کیا معلوم کہ پھر سانس  
آتا بھی ہے یا نہیں۔

۱۷



تیرتھ برت جب تب نہیں ست گورچن سٹائے  
ارٹھ۔ ایک پر بھوکے نام کو جان کر دوسرا نام بھلا دینا چاہئے۔ ست گورو  
کے چرنوں میں سٹا جانے پر تیرتھ برت جب تب کی ضرورت نہیں ہستی۔

~~~~~۲۱~~~~~

جو یہ ایک نہ جانتا تو ہو جانے کیا ہوئے  
یکے تے سب ہوت ہیں سب سے ایک نہ ہوئے  
ارٹھ۔ جو ایک پر بھوکے نام کو نہیں جانتا تو زیادہ ناموں کے جاننے سے کیا  
فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ایک سے سب ہوتے ہیں۔ مگر سب سے ایک نہیں ہوتا

~~~~~۲۲~~~~~

جو یہ ایکے جانتا۔ تو جانا سب جان  
جو یہ ایک نہ جانتا تو سب ہی جان انجان  
ارٹھ۔ جس نے اس ایک (پر بھوکے) کو جان لیا۔ اس نے سب کچھ جان لیا۔ اور جس  
نے ایک (پر بھوکے) کو نہیں جانا۔ اس نے کچھ بھی نہیں جانا۔

~~~~~۲۳~~~~~

سب آئے اس ایک میں ڈال پات پھل پھل  
کبیرا پائے کیا رہا۔ کہہ پڑا جب مول  
ارٹھ۔ اس ایک میں ٹہنی۔ پتے۔ پھل اور پھول سب آجاتے ہیں۔ کبیرا جب  
نرا۔ تے ہیں۔ جب مول (جرٹھ) کو پکڑ لیا۔ تو پھر پیچھے کیا رہا۔

~~~~~۲۴~~~~~

پریم پیالہ جو پیئے۔ سبیں دکھنا دے  
نہیں سبیں نہ دے سکے نام پریم کالے

جبا کی پونجی سوانس ہے۔ چن آوے چن جائے  
تا کو ایسا چاہیئے۔ رہے نام لو لائے  
ارٹھ۔ جن کی دولت سانس ہے۔ جو کبھی آتی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے ایسے  
اشخاص کو چاہیئے۔ کہ ہر دم پر بھوکھنتی میں لگا رہے۔

~~~~~۱۷~~~~~

کہتا ہوں کہے جات ہوں کہا بجاول ڈھول  
سوانسا خالی جات ہے۔ تین لوک کاموں  
ارٹھ۔ کہتا ہوں اور کہتا جاتا ہوں۔ کیا ڈھول بجاول۔ سانس خالی جا رہا  
ہے۔ جس کی قیمت تین لوک کی قیمت کے برابر ہے۔

~~~~~۱۸~~~~~

اپسے مہنگے مول کا ایک سوانس جو چائے  
چودہ لوک پٹ تر نہیں۔ کیوں تو ڈھول تلائے  
ارٹھ۔ ایسی گراں قیمت چیز کا ایک سانس بھی جو گزر جاتا ہے۔ چودہ لوک  
بھی اس کے برابر نہیں۔ تو کیوں مٹی میں طارہا ہے۔

~~~~~۱۹~~~~~

نیند نشانی موت کی اٹھ کبیرا جاگ  
اور رسایٹن چھوڑ کر تو نام رسایٹن لاگ  
ارٹھ۔ نیند موت کی نشانی ہے۔ کبیرا اٹھ بیدار ہو۔ تو دوسری رسایٹن دیکھا  
کو چھوڑ کر پر بھوکے کی بھگتی کی رسایٹن کی طرف لگ جا۔

~~~~~۲۰~~~~~

ایک نام کو جان کر ڈو جادیئے بھلائے



ارکھ۔ مایا اور سایہ کا ایک خواص ہے۔ اس کی سمجھ شاذ آدمیوں کو ہے۔ جو  
جو لوگ اس مایا سے بھاگتے ہیں۔ وہ انکا بچا کرتی ہے۔ اور جو اس  
کا مقابلہ کرنے پر آ جاتے ہیں۔ وہ ان کے سامنے سے بھاگ جاتی ہے۔

~~~~~ ۲۹ ~~~~~

موٹی مایا سب تجہیں جھیننی جی نہ جائے  
پر پیغمبر اولیا۔ جھیننی سب کو کھائے  
ارکھ۔ سب لوگ موٹی مایا کو چھوڑتے ہیں۔ مگر سوکھشم (لطیف) مایا کسی  
سے نہیں چھوڑی جاتی۔ سوکھشم (لطیف) مایا پر پیغمبر اور اولیا سب کو  
کھا جاتی ہے۔

~~~~~ ۳۰ ~~~~~

جھیننی مایا جن تجی۔ موٹی گئی ہر اسے  
ایسے جن کے نکٹ سے سب لگے گئے ملائے  
ارکھ۔ جنہوں نے سوکھشم (لطیف) مایا کو تیاگ کر دیا۔ موٹی مایا خود بخود جاتی  
رہی۔ اور ایسے بھگتوں کے قریب پھر دکھ نہیں آتے۔

~~~~~ ۳۱ ~~~~~

آس آس جگ پھنڈیا۔ رے اردھ پٹلے  
گورو آس پوری کریں۔ سبھی آس مٹ جائے  
ارکھ۔ تمام مٹا دی لوگ آس کے جاں میں پھنڈے ہوئے اور مگتی کی حالت  
میں پڑے ہوئے ہیں اگر گورو آس پوری کر دیں۔ تو ساری آس  
بھی مٹ جاتی ہے۔

~~~~~ ۳۲ ~~~~~

ارکھ۔ جو پریم کا پیالہ پیتا ہے۔ اسے سر دکھنا میں دینا پڑتا ہے۔ لالچی سر نہیں دے  
سکتے۔ وہ ناحق پریم کا نام لیتے ہیں۔

~~~~~ ۲۵ ~~~~~

پریم پریم سب کوئی کہے۔ پریم نہ جانے کوئے  
آکھ پتر بھنڈا رہے۔ پریم کہاوتے سوئے  
ارکھ۔ پریم پریم تو سب کوئی کہتا ہے۔ مگر پریم کرنا کسی کو نہیں آتا۔ آکھ پتر  
(چوبیس گفتے) جو پریم میں مست رہے۔ وہی پریم کہلاتا ہے۔

~~~~~ ۲۶ ~~~~~

گھٹے بڑھے چھن ایک میں۔ سو تو پریم نہ ہوئے  
اگھٹ پریم چیر رہے۔ پریم کہاوتے سوئے  
ارکھ۔ جو ایک لمحہ میں کم ہو جاتا اور دوسرے لمحہ میں بڑھ جاتا ہے۔ اس کو پریم  
نہیں کہتے۔ پریم اسے کہتے ہیں جو جسم کی رگ رگ میں بس چکا ہو۔  
اور کبھی کم نہ ہو۔

~~~~~ ۲۷ ~~~~~

مایا تو ٹھگنی بٹی۔ ٹھگت پھرے سب دیں  
جا ٹھگ نے ٹھگنی ٹھگی۔ تا ٹھگ کو آ دیں  
ارکھ۔ مایا تو ٹھگنے والی ٹھگنی ہے۔ اور تمام دنیا کو ٹھگتی پھرتی ہے۔ جس ٹھگ  
نے اس ٹھگنی کو ٹھگ لیا۔ اس ٹھگ کو نمسکار ہے۔

~~~~~ ۲۸ ~~~~~

مایا چھایا ایک سی۔ پر لا جانے کوئے  
بھگتاں سے پاچھے لگے۔ سن کھانگے سوئے



گیا تھی اور گیانی سب کو ہلاک کر دیا۔ جو اس سے بھاگتے ہیں۔ ان کو بھی نہیں چھوڑتی  
اور بھر کتبہ کرتی رہتی ہے۔

۳۶

کبیر مایا موہنی۔ بھٹی اندھ صا رمی لوئے  
جو سوئے سوئے سوئے لئے۔ رہے دستو کو کھوئے

ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ مایا موہنی ہے۔ اس کی وجہ سے (بھرم کا)  
اندھکار ہوتا ہے جو (بھرم) اور گیان کی بنیاد میں غافل ہوتے ہیں۔ ان کا یہ  
سب کچھ چھین پیتی ہے اور وہ (اکتم) دستو کو کھو بیٹھتے ہیں۔

۳۷

مایا دیپک۔ نرپنگ۔ بھرم بھرم ناہیں پرت  
کوئی ایک گورو گیان سے ابرے سادھو سنت

ارکھ۔ مایا چارغ کی طرح جل رہی ہے۔ اور انسان بھرم کی بہت اس میں  
گر کر پروانہ کی طرح جل رہے ہیں۔ کوئی شاذ سادھو سنت گورو کے  
گیان کی مدد سے بچ جاتے ہیں۔

۳۸

سمرن سے من لایئے۔ جیسے کامی کام  
ایک۔ پاک بسرے نہیں نہدن اکھوں جام

ارکھ۔ سمرن تو اس طرح کر جیسے شہوت پرست آدمی استری کا خیال کرتا  
ہے ایک لمحہ اس کو نہیں بھولتا۔ رات دن اور اکھوں پر یاد رکھتا ہے

۳۹

سمرن سے من لایئے۔ جیسے پانی میں

آسا کا ایندھن کرو۔ مٹا کرو بھٹھوت  
جوگی پھیری یوں پھرد۔ تب یں آوے سوت  
ارکھ۔ آسا کی بکڑی بنا کر جلا دو۔ اور مٹا کو خاک سیاہ کر دو۔ جوگی! اگر تم اس  
طرح پھیری پھرنا قبول کرو۔ تو ابھی (آتما کیساتھ) تمہارا رشتہ پیدا  
ہو جائے۔

۳۳

مایا ترور تر بدھ کا۔ دکھ۔ سکھ۔ سنتاپ  
ستیلنا سننے نہیں پھل پھیکا تن تراپ

ارکھ۔ مایا تین پرکار کا فرق ہے۔ اس سے دکھ۔ سکھ۔ سنتاپ پیدا  
ہوتے ہیں۔ خواب میں بھی اس میں شانتی نہیں ہے۔ اس کا پھل  
پھیکا۔ اور اس سے تن کو دکھ ہوتا ہے۔

۳۴

کبیر جگ کو کیا کہوں۔ بہو جل بوڑے داس  
ست نام کو چھوڑ کر۔ کریں جگت کی آس

ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں لوگوں کی بات کیا کہوں۔ جو جگت اور  
سیوک ہیں وہ بھی بھوسا گر میں غوطہ کھا رہے ہیں۔ یہ بھی ست نام کو  
چھوڑ کر جگت کی آس کر رہے ہیں۔

۳۵

کبیر مایا موہنی۔ موہے جان سو جان  
بچا گئے ہو چھاٹڈ سے نہیں بھر بھارے بان

ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ مایا ایسی زبردست موہنی ہے۔ جس نے



شکھ میں سمرن نہ کیا۔ دُکھ میں کیا یاد  
کہیں کبیر تا داس کی۔ کون سنے فریاد  
ارکھ۔ شکھ میں تو یاد نہیں کیا۔ دُکھ میں یاد کر رہے ہیں۔ کبیر صاحب  
کہتے ہیں۔ ایسے داس کی فریاد کون سنتا ہے۔

شکھ کے ماتھے تل پڑے جو نام ہر دے سے جانے  
بلہاری دا دُکھ کی چوہل پل نام رہا ہے!  
ارکھ۔ ہم ایسے شکھ کو نہیں چاہتے۔ جس کی وجہ سے مالک کا نام بھول  
جائے۔ پتھر پڑیں ایسے شکھ پر۔ ہم تو اس دُکھ پر قربان ہیں۔ جو دم دم  
پر مالک کی یاد دلاتا ہے۔

سمرن کی سُدھ یوں کرو۔ جیوں گا گر نہ ہمار  
باے ڈولے سُرَت میں۔ کہیں کبیر و چار  
ارکھ۔ مالک کی یاد اس طرح کرو۔ جیسے پانی بھرنے والی کھاری سر پر دو چار  
گھڑے رکھے ہوئے جا رہی ہے۔ راہ میں اپنی سہیلیوں سے ہنسی  
ٹھٹھا بھی کرتی جاتی ہے۔ لیکن اس کا خیال گھڑوں پر ہے۔ وہ ہلنی  
ڈولتی بھی ہے۔ لیکن ایک لمحہ کے لئے بھی گھڑوں کا خیال دل سے  
دور نہیں کرتی۔ اس بات کو کبیر صاحب و چار کے کہتے ہیں۔

سمرن کی سُدھ یوں کرو۔ جیسے دام کنگال  
کہیں کبیر بسرے نہیں پل پل لیت سنبھال

پران۔ تجھے چھین چھڑے۔ ست کبیر کہہ دین  
ارکھ۔ سمرن میں اپنے من کو اس طرح لگا دے۔ جیسے پھلی کو پانی سے تعلق  
رہتا ہے۔ ایک لمحہ کی جذباتی سے اس کی جان نکل جاتی ہے کبیر سچ سچ  
کہتے ہیں۔

سمرن سُرَت لکائے کر۔ شکھ سے کچھ نہ بول  
باہر کا پٹ دے کر۔ اندر کا پٹ کھول  
ارکھ۔ سُرَت لگا کر سمرن کر۔ منہ سے کچھ مت کہہ۔ باہر کے دروازوں کو بند  
کر کے اندر کے دروازوں کو کھول دے

تن بھر۔ من بھر۔ پن بھر۔ سُرَت بڑت بھر جائے  
کہیں کبیر اس پاک کو۔ کلپ نہ پاوے ہوئے  
ارکھ۔ اگر من۔ وچن۔ روح (آتما) سب بھر ہو کر سمرن کریں تو ایسے ایک لمحہ  
کے سمرن سے جو پھل ملتا ہے۔ وہ ایک کلپ کے باہر ماضی سمرن  
سے بہت زیادہ بڑھ کر ہے۔

دُکھ میں سمرن سب کریں۔ شکھ میں کرے نہ کوٹ  
جو شکھ میں سمرن کرے۔ تو دُکھ کا ہے کو ہوئے  
ارکھ۔ ہر شخص کو مالک کی یاد دُکھ میں آتی ہے۔ مگر شکھ میں کوئی اس کو یاد  
نہیں کرتا۔ اگر شکھ میں یاد کرے تو پھر دُکھ ہی کبھی نہ ہو۔



ارکھ۔ باتیں بنانا شکر کی طرح میٹھا ہے۔ لیکن کرنا زہر ہے۔ اگر زبانی جمع  
خرچ چھوڑ کر انسان کرم کرنے لگے۔ تو نہ ہر بھی امرت ہو جاتا ہے۔

~~~~~۵۱~~~~~

آب گئی۔ آدر گیا۔ مینوں گیا۔ سینہ  
یہ مینوں تب ہی گئے جب ہی کہا کچھ دیہہ  
ارکھ۔ جب کسی نے کسی چیز کا سوال کیا۔ اسی وقت اس کی عزت و  
حرمت جاتی رہی۔ اور آنکھوں کا پانی گر گیا۔

~~~~~۵۲~~~~~

مانگن گئے سو مر رہے۔ مرے جو مانگن جانہ  
تن سے پہلے وہ مرے جو ہوت کرت ہیں نا نہ  
ارکھ۔ جو مانگنے گئے وہ مر رہے۔ جواب مانگنے جائیں گے۔ وہ مر رہیں گے  
ان دونوں سے پہلے وہ مرتے ہیں جو ہوتے ہوئے بھی نہیں کرتے  
ہیں۔

~~~~~۵۳~~~~~

مانگن مرن سمان ہے۔ مست کوئی مانگے بھیکو  
مانگن سے مرنا بھلا۔ یہ مست گور کی سیکو  
ارکھ۔ اس لئے کوئی شخص بھیکو کبھی نہ مانگے۔ کیونکہ مانگنا مرنے کے برابر  
ہے۔ مست گور کی یہ تعلیم ہے کہ جو مانگتا ہے۔ وہ مردہ ہے۔

~~~~~۵۴~~~~~

چاہ مٹی۔ چنتا گئی۔ منو ابے پردہ  
جن کو کھو نہ چاہیے مونی شہنشاہ

ارکھ۔ مالک کی یاد اس طرح کرو۔ جیسے مفلس گنگال اپنے روپیہ پیسہ کا دھیان  
رکھتا ہے۔ وہ اس کو ذرا بھی نہیں بھولتا۔ پل پل اسی کا خیال رکھتا  
ہے۔

~~~~~۵۵~~~~~

جیوں مینوں میں پوتلی۔ تیوں مالک گھٹ نا نہ  
مورکھ لوگ نہ جانے باہر ڈھونڈن جانہ  
ارکھ۔ جیسے آنکھ میں تیلی ہے۔ ویسے ہی مالک کا دل میں ہے۔ مگر نادان  
اس کو نہیں جانتے۔ باہر تلاش کرتے ہیں۔

~~~~~۵۶~~~~~

جیوں تل میں تیل ہے۔ جیوں چمک میں آگ  
تیرا مالک تجھ میں۔ جاگ سکے تو جاگ  
ارکھ۔ جیسے تل میں تیل رہتا ہے اور جیسے چمک میں آگ رہتی ہے۔ وہ بے  
ہی تیرا مالک تیرے اندر ہے اگر تجھ کو جانتا ہے تو جان لے۔

~~~~~۵۷~~~~~

جا کا رن جگ ڈھونڈھیا۔ سو تو ہر دے مانہ  
پردہ دیا بھرم کا۔ تاسے سو جھے تا نہ  
ارکھ۔ جس کی جستجو میں ہم در بدر پھرتے رہے۔ وہ ہمارے دل میں  
ہے صرف بھرم کا پردہ پڑا ہے اس سے نظر نہیں آتا تھا۔

~~~~~۵۸~~~~~

کھٹنی میٹھی کھانڈ سی۔ کرنی وش کی بوٹے  
کھٹنی سے کرنی کرے۔ تو وش سے امرت ہوئے



انسانی ہستی قیمتی گوہر تھی۔ اس کو کوڑی کے بدلے یونہی برباد کر دیا۔

۵۹

آج کہے میں کل بھجوں۔ کال کہے پھر کال  
آج کل کے کرت ہی۔ اور سر جاسی چال  
ارٹھ۔ آج کہتا ہے۔ میں کل بھجوں گا۔ اور کل کہتا ہے کل۔ آج کل پرٹالتے  
ٹالتے موقع ہاتھ سے نکلا جاتا ہے۔

۶۰

کل بھجنا آج بھج۔ آج بھجنا اب  
پل میں پرے ہو دی گئی پھر بھجگا کب  
ارٹھ۔ اگر کل پر بھو کا سمرن کرنا ہے تو آج سمرن کرے۔ اگر آج پر بھو کا سمرن  
کرنا ہے۔ تو اب کرے۔ جب موت نے تجھے آن گھیرا تو پھر کب پر بھو  
کا سمرن کرے گا۔

## عملی ویدانت

یہ کتاب بھی سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کی تصنیف کردہ ہے۔ ہر ایک زبان  
میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس میں امریکہ جاپان وغیرہ کے ترقی کے راز پر ان  
کے بہترین روحانی نیکچروں کا سگرہ ہے کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے نکھائی  
چھپائی عمدہ۔ کاغذ دلانستی بہت بڑھیا۔ قیمت صرف ۲۲  
پلنے کا پتہ۔ جنرل بکڈلوپو تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

ارٹھ۔ خواہش کو دبا دو۔ فکر مشاوب ہو جائے گی۔ دل بے پرواہ ہو جائیگا  
جس میں کوئی خواہش نہیں۔ وہ ہی دراصل شہنشاہ ہے۔

۵۵

کبیر کہا اگر بھدیا۔ کال کہے کر کیس  
نا جانوں کت ماری۔ کیا گھر کیا پر دیس  
ارٹھ۔ کبیر تو مغرور کیوں ہے؟ موت نے تیری چوٹی پکڑ رکھی ہے۔ کون جانے  
گھر میں مارے گی یا پردیس میں۔

۵۶

ہاڈ جلیے جیوں بکڑی۔ کیس جلیں جیوں گھاس  
سب جاگ جلتا دیکھ کر بھینے کبیر ادا س  
ارٹھ۔ ہڈی مثل بکڑی کے جلتی ہے۔ اور سر کے بال گھاس کی طرح جلتے  
میں تمام سنسار کو جلتا دیکھ کر کبیر کے دل پر ادا اسی چھائی۔

۵۷

پانی کا ہے بلبل اس مانس کی ذات  
دیکھتے ہی چھپ جائیں گے جیوں تار پھات  
ارٹھ۔ انسان کی ہستی پانی کا بلبل ہے۔ یہ اسی طرح دیکھتے دیکھتے چھپ  
جائے گی۔ جیسے سورج کو تارے چھپ جاتے ہیں۔

۵۸

رات گنوائی سو کر۔ دوس گنوا یا کھائے  
ہیرا جہنم اتول تھا۔ کوڑی بدلے جائے  
ارٹھ۔ رات سوئے میں گنوا دی اور دن کو کھانے میں ضائع کر دیا۔ یہ



کہ درخت سے چٹا کر پڑتا ہے اور وہ پھر شاخ میں دوبارہ نہیں لگ سکتا۔

۲۵

کبیرا نکھ سو ہی بھلا۔ جائیکہ نیکے رام  
جائیکہ رام نہ نیکے وہ نکھ ہے کس کام  
ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ منہ اچھلے۔ جس منہ سے رام کا  
نام نکلے۔ اور جس منہ سے رام کا نام نہ نکلے۔ وہ منہ کس کام کا۔

۲۶

کبیرا سوتا کیا کرے۔ جاگو چوہ مرار  
ایک دنیاں ہے سو دنیا بے پاؤں لپار  
ارکھ۔ اے کبیر! تو سویا ہوا کیا کر رہا ہے۔ بیدار ہو اور پر بھوکا سمرن  
کرے۔ ایک دن تجھے لمبے پاؤں لپار کر سونا پڑیگا۔

۲۷

گور بھگتی اتی کھن ہے۔ جیوں کھانڈے کی دھار  
بنا سا کچے پیچھے نہیں مہا کھن۔ بیو پار  
ارکھ۔ گور بھگتی بہت مشکل ہے۔ یہ دو دھاری تلوار ہے۔ جب تک  
بالکل سچا نہ ہو گا۔ کبھی رسائی حاصل نہ ہوگی۔

۲۸

آما تھا کس کام کو تو سویا چادر تان  
سرت سنبھال اب غافل اپنا آپ بچان  
ارکھ۔ تجھے یاد ہے کہ کس کام کے لئے اس جہاں میں آیا تھا۔ تو تو  
یہاں آکر چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ اسے غافل اب ہوش سنبھال

۲۹

دیہہ دھرے کا گن ہی دیہہ دیہہ کچھ دیہہ  
داس کبیرا دیہہ تو جب لگ تیری دیہہ  
ارکھ۔ شری دھارن کرنے کا وصف اسی بات میں ہے کہ دیتا رہ۔ جب  
تو مر جلتے گا۔ تب کون تجھ سے مانگنے آئے گا۔

۳۰

پانی بھرن پنہاریاں۔ رنگارنگ گھڑے  
بھریا اس دا جائے جس دا توڑ چڑھے  
ارکھ۔ پنہاریاں یعنی (کھاریاں) پانی بھر رہی ہیں۔ ان کے مختلف رنگوں  
اور قسموں کے گھڑے ہیں۔ ان ہی گھڑوں کو بھرا ہوا سمجھئے جو بھرے  
ہوئے منزل مقصود پر پہنچ جائیں۔

۳۱

آتے ہیں سو جائیں گے۔ راجہ رنگ فقیر  
ایک سنگھاسن چڑھ چلے اک بندھے جات زنجیر  
ارکھ۔ جو آتے ہیں سو جائیں گے۔ خواہ راجہ ہوں یا فقیر (فرق  
صرف اتنا ہوگا) کوئی سنگھاسن پر چڑھا جا رہا ہے۔ کوئی زنجیروں  
سے جکڑا ہوا جا رہا ہے۔

۳۲

مانش جنم دُر بھ ہے۔ ملے نہ بارم بار  
تزوہ سون پتا جھڑے۔ پھر نہ لاگے ڈار  
ارکھ۔ انسانی جنم مشکل سے ہاتھ آتا ہے۔ یہ بار بار نہیں ملتا۔ جس طرح



مالا تو کر میں پھرے۔ جیسے پھرے لکھ ما نہ  
منو تو دس دس پھرے یہ تو سمرن نا نہ

ارکھ۔ مالا تو ہاتھ میں کھٹ کھٹ کر پھر رہی ہے۔ منہ میں زبان رام  
رام کہتے ہوئے پھر رہی ہے۔ ادمن دسوں دشاؤں میں پھرتا  
ہے۔ اس کو کون سمرن کہے گا؟

جو جیا اپنے دکھ سنہا رو  
سو دکھ ویاپ رہا سنارو

ارکھ۔ ہے جیو جس دکھ سے تو پریشان ہے۔ وہی دکھ تمام دنیا میں  
بچھٹ ہے۔

مایاموہ بندھ سب لوئی  
انیسے لایھ۔ مول کو کھوئی

ارکھ۔ سب لوگ مایاموہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور تھوڑے نفع کے  
لئے اصلی پونجی بھی کھو بیٹھے ہیں۔

بہت دین کی جو وئی۔ باٹ تمہاری رام  
جیا تر سے تم ملن کو۔ من نا ہیں بسر ام

ارکھ۔ ہے رام نہیں دنوں سے تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں۔ تم سے ملنے  
کے لئے میرا دل تڑپ رہا ہے۔ دل میں ذرا بھی شافی نہیں۔

اور آپ کو پہچان کر تو کون ہے اور تیرے یہاں آنے کا کیا باعث ہے؟

سکل بین سودت گئی اودے بھنوبت بھان  
اٹھ اور بھج بھگوان کو جو تو چاہے کلبیان

ارکھ۔ تمام رات سوتے گذر گئی۔ سورج بھگوان نکل آئے۔ بیدار ہو۔  
اور پر بھو کا سمرن کرے۔ اگر تو کلبیان چاہتا ہے؟

یہ تو گھر ہے پریم کا۔ خالہ کا گھر نا نہ  
سب کاٹ بھوئیں میں دھرے تپاٹ گھر نا نہ

ارکھ۔ یہ پریم کا گھر ہے۔ خالہ کا گھر نہیں پہلے سر کاٹ کر زمین پر رکھو۔ تب  
گھر میں آنے کی ہوس کر دو۔

جو تو پیاسا پریم کا سیس کاٹ کر گوتے  
جب تو ایسا کرے گا تب کچھ ہوئے تو ہوئے

ارکھ۔ اگر تجھ میں پریم کی پیاس ہے۔ تو پہلے سر کاٹ دے۔ تب اس  
کی تلاش کر۔ جب تو ایسا کرے گا۔ تب کچھ ہو سکے گا۔

مالا پھیرت جگ بھیا۔ منا نہ من کا پھیر  
من مالا کو پھیر شیہ۔ بیا میں گانٹ نہ لیر

ارکھ۔ مالا پھیرتے ہوئے ایک مدت گذر گئی۔ مگر من کی دبدھا نہ مٹی۔  
تو من کی مالا کو پھیرتا رہا۔ جس میں گانٹ ہے اور نہ لیر۔ کچھ بھی نہیں ہے



تن من جیون بھریا۔ پیاس نہ مٹی سریر  
ارٹھ۔ شریہ (جسم) روپی کمندل میں رام نام روپی شفاف پانی بھریا۔ اور تن من  
سے زندگی بھر پیا تو بھی شریہ (جسم) کی پیاس نہ بجھی ۛ

۸۱

بھاری کہوں تو ہڈیوں۔ ہلکا کہوں تو جھوٹ  
میں کا جانوں رام کو۔ نین کہی نہ دیتھ  
ارٹھ۔ اگر یہ کہوں کہ رام بھاری (وزندار) ہیں۔ تو بکے بہت ڈر لگتا ہے  
اگر یہ کہوں۔ کہ وہ بکے ہیں تو جھوٹ بولتا ہوں۔ بھلائیں رام کو کیا  
جانوں۔ کیونکہ میں نے کبھی انہیں اپنی آنکھوں سے تو دیکھا  
ہی نہیں۔

۸۲

آس ایک جیا رام کی۔ دوجی آس نراس  
پانی ماہیں گھر کرے۔ تو بھی مرے پیاس  
ارٹھ۔ صرف ایک رام کی آشا آشا ہے۔ اور دوسری آشا زاشا مارت ہے۔  
دوسروں کی آشا کرنے والے ایسے ہیں۔ جو پانی میں رہتے ہوئے  
پیاسوں مرتے ہیں۔

۸۳

ڈھول۔ دامہ۔ ڈاکڑی۔ سنہائی۔ سکھ بھیر  
اکثر چلے بجائی کے ہے کوئی برا کھے پھیر  
ارٹھ۔ ڈھول۔ آقارہ ڈاکڑی۔ سنہائی۔ سکھ۔ ترہی وغیرہ باجے بجا کر جیو  
اکیلے ہی چل رہا۔ کیا کوئی ایسا ہے۔ جو اسے پھر واپس لاسکتا ہے۔

۷۷

برہ بھوانگم تن بسے۔ منتر نہ لائے کوئے  
رام دیوگی نہ جیئے۔ جیئے تو بورے ہوئے  
ارٹھ۔ جب تک دیوگی روپی سانپ۔ مجھم فراق سانپ (جسم) میں نو اس  
کرتا (بتا) ہے تب تک اس پر کوئی منتر نہیں لگ سکتا رام سے  
بچھڑا ہوا انسان تو پہلے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر زندہ رہ بھی جائے تو  
پاگل ہو جاتا ہے۔

۷۸

ہری سنگت سیتل بھیا۔ مٹی موہ کی تاپ  
نس باسٹر سکھ ندھی لہا۔ انتر پرگٹا آپ  
ارٹھ۔ ایشور کی سنگت سے جیو آ مناشانت ہو گیا۔ اور موہ مایا سے پیدا  
ہوئی جلن دور ہو گئی۔ پھر کیا تھا رات دن آندھی آندھ طے لگا۔  
اور ہر وہ میں ساکھشات بھگوان ظاہر ہو گئے۔

۷۹

جب میں تھا تب ہری نہیں اب ہری ہیں میں نہیں  
سب اندھیا رامٹ گیا۔ دیکھ ریکھا ماہیں  
ارٹھ۔ جب تک جیو کو غور تھا۔ تب تک وہ ایشور سے بہت دور تھا۔ مگر  
جب اس کا غور مٹ گیا۔ تب اس نے ایشور کو حاصل کر لیا اور تمام  
تاریکی علم کی روشنی میں غائب ہو گئی۔

۸۰

کایا کمندل بھریا۔ اچھر نول پیر





جیسے اُون کے لئے لائی ہوئی بھیڑ بندھے بندھے کپاس بھی چر گئی۔

اس پرانی راکھٹا۔ کھایا گھر کا کھیت  
اورن کو پر بودھتا۔ مکھ میں پر یا ریت

ارکھ۔ تو دوسروں کی راس کی رکھوالی (حفاظت) کرتا ہے۔ اور خود اپنے  
گھر کا کھیت کھا گیا۔ دوسروں کو تو گیان سکھاتا پھرتا ہے۔ لیکن خود  
تیرے منہ میں ریت پڑی ہوئی ہے۔

پو بھی پڑھ پڑھ جگ مٹا۔ پنڈت بھانہ کوٹے  
ایک اکھٹر پٹو کا پڑھے سو پنڈت ہوئے  
ارکھ۔ دنیا کتابیں پڑھ پڑھ کر مر گئی۔ مگر کوئی پنڈت (عالم فاضل) نہ ہو سکا۔  
جو پر تیم (ایشور) کا ایک حرف پڑھے وہی پنڈت ہے۔

اُونچے کل کا جنیبا۔ کرنی اونچ نہ ہوئے  
سورن کلس سُر بھرا۔ سادھو نندا سوئے  
ارکھ۔ صرف اُونچے کل (اعلیٰ خاندان) میں بنم لینے سے کر تویر (فرائض)  
اٹلا نہیں ہو جاتے۔ جیسے شراب سے بھرے ہوئے سونے  
کے پی کلس کی سادھو لوگ (نیک اصحاب) بد گوئی کرتے  
ہیں۔

کا جز کیری کو ٹھڑی۔ کا جز ہی کا کوٹ

کہا کیو ہم آئے کے۔ کہا کریں گے جائے  
ات کے بھیئے نہ ات کے چل بھیئے مول گنوائے  
ارکھ۔ ہم نے اس سنسار میں آکر کیا کیا اور یہاں سے جا کر ہی کیا کریں گے؟  
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے۔ جو پونجی پاس تھی اسے بھی کھو چکے۔

یہ تن تو سب بن بھیا۔ کرم سی بھیئے کلہار  
آپ آپ کو کاٹے ہیں۔ کہے کبیر و چار  
ارکھ۔ کبیر صاحب و چار کہتے ہیں۔ یہ تمام جسم تو جھل کے سمان ہے  
اور کرم کلہاڑی کے سمان ہیں۔ وہ تو ایک دوسرے کو کاٹ رہے  
ہیں یعنی اس جسم سے کرم کٹ جائیں گے اور کرم کٹ جانے سے  
جسم کا بندھن چھوٹ جائیگا اور آتما مکت ہو جائے گی۔

کرنا تھا سو کیوں کیا۔ اب کر کیوں بچتا ہے  
لو یا پیڑ بھبول کا۔ آم کہاں سے کھائے  
ارکھ۔ جو تجھے نہیں کرتا تھا۔ وہ تو نے کیوں کیا۔ اب وہ کر کے کیوں بچتا رہا  
ہے۔ اب کیکر کا درخت یو کر آم کھانے کی خواہش فضول  
ہے۔

سوامی ہونا سو رہا۔ دُورا ہونا داس  
گانڈر آنی اُون کی باندھی چرسے کپاس  
ارکھ۔ سوامی بننا تو دُور رہا۔ داس (خادم) بننا بھی مشکل ہے۔



بھانڈا گاڑ دیا۔ سوئی پوڑن جوگ  
 ارٹھ۔ تو بھوکا بھوکا کیا چلاتا ہے۔ لوگوں کو کیا سنا ہے۔ ارے جس نے اس  
 برتن روپی شری کو بنا کر منہ دیا ہے۔ وہی پر ماتما اسے بھرنے کے یوگیہ  
 ہے۔

~~~~~ ۹۵ ~~~~~

جا کو جیتا نرمیا۔ تا کو تیتا ہوئے  
 رتی تھٹے نہ تل بڑھے جو سر کوٹے کوٹے  
 ارٹھ۔ جس کے لئے جتنا بنایا گیا ہے۔ اس کو اتنا ہی ملتا ہے۔ خواہ کوئی سر پیٹے  
 پیٹے مر جائے۔ مگر اس میں نہ تو کوئی رتی بھر گھٹ سکتا ہے اور تل بھر  
 بڑھ سکتا ہے۔

~~~~~ ۹۶ ~~~~~

سائیں سے سب ہوت ہے بندے سے کچھ ناہیں  
 رانی تے پر بت کرے۔ پر بت رانی ماہیں !  
 ارٹھ۔ پر ماتما سب کچھ کر سکتا ہے داس (جیو) کچھ نہیں کر سکتا۔ پر ماتما چاہے  
 تھانی کا پر بت بنا دے اور پر بت کو رانی میں تبدیل کر دے

~~~~~ ۹۷ ~~~~~

وید مٹا۔ روگی مٹا۔ مٹا سکل سنسار  
 ایک کبیرا نہ مٹا۔ جے ہی کے رام ادھار  
 ارٹھ۔ کبیرا اس جی کہتے ہیں۔ کہ دید مر گیا۔ مریض مر گیا۔ تمام  
 سنسار مر گیا۔ صرف وہی موت سے بچا۔ جس کو رام کا  
 آشراف تھا۔

بلہاری تاداس کی رہے رام کی اوٹ  
 ارٹھ۔ اس کا جل (برائیوں) کے بنے ہوئے سنسار روپی قلعہ میں کا جل  
 ہی کا بنا ہوا یہ شری روپی کمرہ ہے۔ چاروں طرف سے برائیوں ہی سے  
 گھیرے رہتے پر یہ شری بھلائی کیسے کر سکتا ہے۔ بلہاری تو اس داس  
 کی جو ایسے ناموافق حالت میں رام کا آشراف کرتا ہے۔

~~~~~ ۹۸ ~~~~~

کیرا خالق جا گیا۔ اور نہ جاگے کوٹے  
 جاگے وشنی ویش بھرا۔ داس بندگی ہوئے  
 ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس سنسار میں یا تو خالق (دنیا کا پیدا  
 کنندہ) جاگتا ہے یا شہوانی جذبات کے زہر سے بھرا ہوا غیاش  
 جاگتا ہے یا بھگت اپنے سوامی کے گن گان کرنے کے لئے جاگتا  
 ہے۔ ان تینوں کو چھوڑ کر اور کوئی نہیں جاگتا۔

~~~~~ ۹۹ ~~~~~

کبیرا ہردی پسیری۔ چونا اجر بھائے  
 رام سینھی یوں ملے۔ دونوں درن گنوائے  
 ارٹھ۔ کبیر داس جی کہتے ہیں۔ کہ ہدی پیلی ہوتی ہے۔ اور چونا سفید  
 ہوتا ہے۔ لیکن دونوں کے باہم ملانے سے دونوں کا رنگ جاتا رہتا  
 ہے۔ اسی طرح رام اور بھگت اپنے اپنے درن کو کھو کر باہم  
 مل جاتے ہیں۔

~~~~~ ۱۰۰ ~~~~~

بھوکا بھوکا کیا کرے۔ کہا سناوے لوگ



اڑ کے پڑے جو آنکھ میں گھرا دھیرا ہوئے  
 ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو گھاس پاؤں کے نیچے پڑی ہو۔ اسے  
 بھی حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اگر وہی اڑ کر آنکھ میں پڑ جائے تو سخت  
 تکلیف ہونے لگتی ہے۔

۱۰۲

داتا کے سے دھن گھنا۔ سرخوے کے بنیں  
 پتی برتا کے تن نہیں۔ پتی را کے جگدیش  
 ارکھ۔ دانی پرش غریب ہونے پر بھی بہت دو لقمند ہے۔ دیر پرش (بہادر  
 شخص) کے ایک سر موٹا ہوتا بھی بیس سروں کے برابر ہے۔ اور پتی  
 برتا استری شریو دھارن کرتے ہوئے بھی (جسم رکھتے ہوئے بھی)  
 جسم کے بغیر ہے۔ ان تمام کی لجا (شرم) بھگوان رکھتے ہیں۔

۱۰۳

کبیرا جینی کا ٹھ کی۔ کیا دکھاوے تو  
 ہر دے نام نہ چیا۔ ایہہ جینی کیا ہو  
 ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تو مجھے کاٹھ کی جینی (کڑی کی والا) کیا  
 دکھلاتا ہے۔ جب تو نے دل سے رام رام کا سمن نہیں کیا  
 تو پھر اس کڑی کی مالا پھیرنے سے کیا فائدہ؟

۱۰۴

کبیرا تیری جھونپڑی گل کشن کے پاس  
 کرن گے سو بھرن گے تم کیوں بھٹے اداس  
 ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تیری جھونپڑی گھلا کاٹنے والوں کے

ہم دیکھت جگ جات ہے۔ جگ دیکھت ہم جاہیں  
 ایسا کوئی نہ ملے۔ پکڑ چھڑا دے یا ہیں!  
 ارکھ۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سنسار اٹھا جا رہا ہے۔ اور سنسار دیکھتا ہے  
 کہ ہم چلے جا رہے ہیں۔ مگر ایسا کوئی نہیں ہے۔ جو بازو پکڑ کر موت سے  
 چھڑا دے۔

۹۹

مکودنی جلہر لے۔ چنرا لے آکاس  
 جو جاہی کی بھاونا۔ سوتا ہی کے پاس  
 ارکھ۔ جو جس سے پریم کرتا ہے۔ وہ اس کے پاس ہے۔ جیسے مکودنی تالاب  
 میں رہتی ہے۔ اور چندر ماں آکاش میں۔ مگر چندر ماں کے اودے  
 ہوتے ہی مکودنی کھل اٹھتی ہے۔

۱۰۰

جھوٹے سکھ کو سکھ کہیں۔ مانت ہیں من مود  
 خلق چنیا کال کا کچھ مکھ میں کچھ گود !!!  
 ارکھ۔ لوک سنسار کے جھوٹے سکھ کو سکھ مان کر دل میں خوش ہوتے  
 ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ تمام دنیا موت کی خوراک ہے۔ جس  
 میں سے کچھ تو موت کے منہ میں چلی گئی ہے۔ اور کچھ گود میں رکھی ہوئی  
 ہے۔

۱۰۱

کبیرا گھاس نہ نندیئے۔ جو پاؤں تل ہوئے



پہل کارن سیدوا کرے۔ تجھے نہ من سے کام  
کہیں کبیر سیوک نہیں۔ چہے چو گنا دام

ارکھ۔ جو کسی غرض کے باعث سیوا کرتا ہے۔ اور من سے خواہشات کو دور نہیں کرتا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ سیوا کر نہیں۔ چوگنا دام مانگنے والا مزدور ہے۔

\_\_\_\_\_ 109 \_\_\_\_\_

جہاں کام تھاں نام نہیں۔ جہاں نام نہیں کام  
 دونوں کبھوں تاپیں ملیں۔ رومی رحمتی اک تمام

ارگھ۔ جہاں کام رہتا ہے۔ وہاں نام نہیں رہتا۔ جہاں نام نہیں رہتا وہاں کام رہتا ہے۔ سورج اور چاند دونوں ایک جگہ کبھی نہیں مل سکتے۔

خوارکِ محبت

میرے تحریکات  
از مہاتما گاندھی

بچے۔ بوڑھے اور نوجوانوں کی واسطے اپنی صحت کو برقرار رکھنے کی واسطے دنیا میں سب سے بہترین کتاب۔ اس میں مہاتما جی نے اپنے تجربات کی بنا پر وہ تجربات اور علاج وغیرہ دیئے ہیں۔ جو بڑی آسانی سے اور بغیر روپیہ کے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔  
 کھائی پھپائی، عمدہ کتاب قابل دید۔ قیمت صرف ۱۲/-

مکان کے نزدیک ہے جو جیسا کرے گا۔ دیر یا ہی اس کو پھل ملیگا۔ تم  
کیوں اُداس ہو گئے؟

\_\_\_\_\_ 10 \_\_\_\_\_

ساخچہ برابر تپ نہیں۔ جھوٹ برابر پاپ  
 باکے بھیت ساخچہ ہے۔ تلکے بھیت راپ

اگر کھتے۔ سچائی کے برابر کوئی تپ (ریاضت) نہیں۔ اور چھوٹ برابر کوئی  
پاپ (گناہ) نہیں۔ جن کے اندر سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے  
ان کے اندر پر ماتم لانا اس کرتے ہیں۔

— 174 —

سمیرن کی سُدھیوں کرو۔ جیوں مہر سیست مانہہ  
کہیں کبیر چار چہرت لبہ بے کب ہون مانہہ

ارکھتے۔ مالک کی یاد اس طرح کرد۔ جیسے گائے اپنے بچے کا دھیان رکھتی ہے۔ وہ فاصلہ پر چارہ چر رہی ہے۔ بچہ اکھوٹے سے بندھا ہے کیا مجال کوئی اس کے پاس چلا جائے۔ گائے چارہ چرتے ہوئے یہی اس کا خیال رکھتی ہے۔

— 14 —

مالا پھیرت من خوشی - تاتے کچھونہ ہوسے  
من مالا کے پھیرتے - گھٹ اُجبارا ہونے

ارکھ۔ مالا پھیر نے سے تمہارا من خوش ہو تو ہو۔ مگر اس سے کچھ نفع نہ ہوگا  
من کی مالا پھیر نے سے تم روشن ضمیر بن جاؤ گے۔

—



سے لٹی رہے۔ تو آسانی سے سمرن ہوتا ہے؟

۱۱۲

بکیر اسب جگ نردھنا۔ دھنوتا نہیں کوئے  
دھن وٹنا سوئی جانیئے۔ جا ہی رام دھن ہوئے  
ارٹھ۔ بکیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تمام سنسار نردھن (غریب) ہے  
کوئی بھی دھن دان (دولتمند) نہیں۔ دولتمند اس کو سمجھے۔ جس کے  
پاس رام نام کا دھن ہے؟

۱۱۵

سمرن مون من لائیے جیسے کیڑا بھرتنگ  
بکیر لبارے آپ کو ہوسے جاتے تے ہی رنگ  
ارٹھ۔ بکیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سمرن سے اس طرح من لگا۔ جس  
طرح کیڑے اور مکھی کا حال ہوتا ہے۔ کیڑا جب مکھی کے جال میں  
پھنس جاتا ہے۔ تو اپنے آپ کو بھول کر مکھی کے رنگ کا ہو جاتا  
ہے۔

۱۱۶

جپ۔ تپ۔ سنیم سادھنا سبک ان کے ماہیں  
بکیر جانے رام جن۔ سمرن سم کچھ ناہیں!!  
ارٹھ۔ جپ۔ تپ۔ سنیم سادھنا۔ سب سمرن کے طریقے ہیں۔  
بکیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ صرف رام جن ہی جان سکتے ہیں۔  
کہ سب رام نام سمرن کی برابری نہیں کر سکتے۔

۱۱۷

۱۱۰

کالامنہ کرمان کا۔ آدر لاوے آگ  
مان بڑائی چھوڑ کر۔ رہے نام لولاک  
ارٹھ۔ تو عزت کی خواہش کا منہ کالا کر اور شہرت کو آگ لگا دے مان  
بڑائی چھوڑ کر مالک کے نام سے لو لگا۔

۱۱۱

لینے کو ست نام ہے۔ دینے کو آن دان  
ترنے کو ہے دینتا۔ بوٹرن کو ابھیمان  
ارٹھ۔ اگر لینا ہے تو ست نام (پر بھوکا نام) لے۔ اور اگر دینا ہے۔ تو  
اناج دے۔ بھوساگر سے پار اترنے کے لئے چلی ہی ہے۔ اور دینے  
کے لئے غور ہے۔

۱۱۲

جب ہی نام ہر دے دھریو بھٹیو پاپ کو ناش  
مانو چنگی اگنی کی۔ پری پرانے گھاس  
ارٹھ۔ جب پر بھوکا نام ہر دے میں لیا۔ تب ہی پاپوں کا ناش ہو گیا  
جس طرح آگ کی چنگاڑی گھاس پر پڑنے سے گھاس جل کر راکھ  
ہو جاتی ہے۔

۱۱۳

جاگن سے سوون بھلا۔ جو کوئی جانے سونے  
انتر لولاگی رہے۔ سچے سمرن ہوئے  
ارٹھ۔ جاگنے سے سونا اچھا ہے اگر کوئی سونا جانتا ہو۔ اگر اندر پر مانتا



تیرے منہ پر خاک ڈالی گئی۔

۱۲۱

اُجول پہرے کپڑا۔ پان سپاری کھائے  
ایک ہی ہری کے نام بن باندھایم پور جائے  
ارکھ۔ خواہ کتنے ہی صاف شفاف لباس زیب تن کرے۔ اور پان سپاری  
کھائے۔ لیکن اگر تو نے ہری کا نام نہیں جپا۔ تو سیدھا نرک  
کو جائے گا۔

۱۲۲

پانچ پہرہ دھندے گیا۔ تین پہرہ پاسوئے  
ایک پہرہ ہری نام نہ جپیا۔ مکتی کہاں سے ہوئے  
ارکھ۔ تو نے پانچ پہرہ تو دنیاوی کاروبار میں ضائع کر دیئے۔ اور تین پہرہ  
سو کر گزار دیئے۔ ایک پہرہ بھی تو نے ہری کا نام نہیں جپا پھر  
مکتی کیسے ہوگی۔

۱۲۳

دھوم دھام سے دن گیا۔ سوچت ہو گئی سا بچہ  
ایک گھڑی ہری نام نہ جپیا۔ جتنی جن بھٹی باجھ  
ارکھ۔ دن دھوم دھام سے گزر گیا۔ اور سوچتے سوچتے شام ہو گئی۔ مگر  
تو نے ایک گھڑی بھی ہری کا نام نہ جپیا۔ جتنی تجھے جن کر باجھ  
ہو گئی۔

۱۲۴

کبیرا یہ تن جات ہے۔ سکے تو ٹھور لگائے

چنتا تو ہری نام کی۔ اور نہ چتو سے داس !  
جو کچھ چتو سے نام بن۔ سوئی کال کی پچانس  
ارکھ۔ جن کے دل میں صرف ہری کی چنتا (فکر) ہے۔ وہ اور کسی کا نام  
نہیں جپتے۔ جو پر بھوکے نام کو چھوڑ کر کسی اور کا نام جپتے ہیں۔  
وہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۱۱۸

باہر کیا دکھرائیے۔ انتہہ جپتے رام  
کہا کاج سنسار سے۔ تجھے دھنی سے کام  
ارکھ۔ باہر دکھلانے سے کیا فائدہ؟ دل کے اندر رام کا سمرن کر۔ تجھے  
دُنیا سے کیا مطلب؟ اور دولت مند سے کیا غرض؟

۱۱۹

سبھی ہی دھن لگی رہے۔ کہہ کبیر گھٹ ماہیں  
ہر دے ہری ہری ہوت ہے لکھ کی حاجت نہیں  
ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ دل کے اندر پر بھوکا سمرن آسانی سے ہو سکتا  
ہے۔ اگر ہر دے میں ہری ہری ہوتا رہے۔ تو موند سے بولنے کی  
ضرورت نہیں رہتی۔

۱۲۰

اس او سر چپتا نہیں۔ پشو جیون پانی دلاہہ  
رام نام جانا نہیں۔ انت پر می مکھو کھیہ  
ارکھ۔ اب تک تجھے ہوش نہیں آئی۔ تو نے اپنے جسم کی حیوانوں کی  
طرح پرورش کی۔ تو نے رام کا نام سمرن نہیں کیا۔ اس لئے آخر



جیون تھوڑا ہی بھلا جوہری سمرن بچے  
لاکھ برس کا جیونا۔ لیکھے دھرے نہ کوئے  
ارٹھ۔ ۱۲۹ تھوڑی زندگی ابھی ہے۔ جوہری سمرن میں گزر جائے ہری سمرن  
کے بغیر لاکھ برس کی زندگی کسی شمار میں نہیں۔

~~~~~۱۲۹~~~~~

رام نام کو سمرن ادھرے پتت انیک  
کہہ کبیر ناہیں چھاڑیئے رام نام کی ٹینک  
ارٹھ۔ رام نام کا سمرن کرتے کرتے کئی پتت تر گئے۔ کبیر صاحب کہتے  
ہیں۔ کہ رام کا سمرن کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے۔

~~~~~۱۳۰~~~~~

کبیر اہری کے نام میں بات چلا دے اور  
تس اپرا دھی جیو کو تین لوک گت کھور  
ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ ہری کے نام میں کوئی  
دوسری بات چلاتے ہیں۔ اس تصور وار انسان کو تین لوک  
میں بھی رہنے کو جگہ نہیں ملتی۔

~~~~~۱۳۱~~~~~

کبیر بچیا لوک کی۔ ناہیں بولے ساچ  
جان بوجھ کچن بجے۔ کیوں تو پکڑے کاچ  
ارٹھ۔ کبیر صاحب کہتے ہیں (لوگ) دنیا کی شرم سے بچ نہیں بولتے  
کیوں تو سونے کو چھوڑ کر کاچ کو ہاتھ لگاتا ہے۔

~~~~~۱۳۲~~~~~

کے سیوا کر سادھو کی۔ کئے گو بند گن گائے  
ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ تن جا رہا ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے۔ تو اسے  
ٹھکانے لگا۔ یہ تو بتلا تو نے کتنے سادھوؤں کی سیوا کی ہے۔ اور کتنی ترے  
گو بند کے گن گائے ہیں۔

~~~~~۱۲۵~~~~~

سانس سچل سوئی جانئے۔ ہری سمرن میں جائے  
اور سانس پونہی گئے۔ کر کر بہت اپائے  
ارٹھ۔ سانس ہی سچل ہے۔ جوہری نام میں جائے۔ اور سانس بے فائدہ  
گئے۔ جوہری سمرن کے بنا کسی اور دھندے میں لگا دئے

~~~~~۱۲۶~~~~~

کیا بھروسہ دیہہ کا بنسی جات چھن ناہیں  
سانس سانس سمرن کرو اور تین کچھ ناہیں  
ارٹھ۔ اس جسم کا کیا بھروسہ۔ جو پل میں مٹا جا رہا ہو۔ سانس سانس پر  
پر بھروسہ سمرن کرو۔ اور تین کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

~~~~~۱۲۷~~~~~

کتھا کیر تن کل دشتے۔ بھوسا گر کی ناؤ  
کہہ کبیر یا جگت میں ناہیں اور اپاؤ!!  
ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس کھجک میں بھوسا گر پار اترنے  
کے لئے کتھا کیر تن کشتی کے بغیر اور کوئی ذریعہ نہیں۔

~~~~~۱۲۸~~~~~



تب ہی ملے گی۔ جب بھید جاننے والے کو ساتھ لے کر اس کی تلاش کی جائے گی۔

~~~~~۱۳۶~~~~~

سکھ کو ایسا چاہیے۔ گورو کو سر بس دے  
گورو کو ایسا چاہیے۔ سکھ کا کچھ نہ لے  
ارکھ۔ شاگرد کو چاہیے۔ کہ گورو کو سب کچھ دے دے۔ اور گورو کو چاہیے  
کہ شاگرد کا کچھ نہ لے۔

~~~~~۱۳۷~~~~~

پہرے پن کو نہ بچے۔ بچے تو تن بیکاج  
تن چھوٹے تو کچھ نہیں۔ پن چھوٹے ہے لانج  
ارکھ۔ پہرے اپنا پرن (عہد) نہیں چھوڑتا۔ اگر اس کا پرن چھوٹ  
جائے۔ تو اس کا زندہ رہنا فضول ہے۔ کیونکہ جسم چھوٹ جائے  
سے تو کچھ بھی نہیں آتا۔ مگر پرن (عہد) چھوٹ جانے سے بڑی  
شرم محسوس ہوتی ہے۔

~~~~~۱۳۸~~~~~

سر رکھے سر جات ہے سر کاٹے سر ہوئے  
جیسے بائی دیپ کی کٹے انجھیرا ہوئے!  
ارکھ۔ سر کی حفاظت کرنے سے عزت و حرمت جاتی رہتی  
ہے اور سر کاٹ دینے سے عزت ہوتی ہے۔ جیسی چراغ کی بتی  
کے کٹنے ہی سے روشنی ہوتی ہے۔

سادھو ایسا چاہیے۔ ساپنچی کہے بنائے  
کے ٹوٹے کے جڑے۔ بن کہے بھرم نہ جائے

ارکھ۔ سادھو کو ایسا چاہیے۔ وہ بالکل سچی سچی بات کہے۔ خواہ اس سے اس  
کا تعلق ٹوٹ جائے یا مضبوط ہو جائے سچ کہے بغیر بھرم نہیں جاتا۔

~~~~~۱۳۹~~~~~

دوش پرانے دیکھ کر چلا ہسنت ہسنت  
اپنے چپت نہ آویں۔ جن کی آدنہ انت  
ارکھ۔ جیو دوسروں کا دوش دیکھتے ہوئے اور اوروں کا مذاق اڑاتے  
ہوئے چل بسا۔ وہ اس انا دمی اور اننت پرمانا کو اپنے ہر دہ  
میں نہ لایا۔

~~~~~۱۴۰~~~~~

بندک دُور نہ کیجئے دیکھئے آدرمان !  
تن من سب نرمل کرے۔ بک بک آن ہی آن  
ارکھ۔ اپنی بدگوئی کرنے والے کو کبھی دُور نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ اُس کا آدرش  
کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ دوسرے لوگوں سے برائی کر کے جسم اور دل  
سب کو پاک کر دیتا ہے۔

~~~~~۱۴۱~~~~~

وستو کہیں ڈھونڈت کہیں۔ کیسے آئے ہاتھ  
کہہ کبیر تب پائیے۔ بھید می لیجے سا کھتہ  
ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ چیز تو کہیں ہے اور ڈھونڈتے  
والا اسے کہیں ڈھونڈھتا ہے۔ تو پھر وہ کیسے ملے۔ وہ تو



ارٹھ۔ اگر وہ بڑا بھی ہو گیا۔ تو کیا ہوا۔ جس طرح مٹی کچور سے کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ پرندے اس کے سایہ میں آرام نہیں کر سکتے۔ اور اس کو پھل بھی بہت فائدہ پہنچتے ہیں۔ انسان کی اس تک رسائی نہیں ہوتی۔ اس طرح اس انسان کے بڑا ہونے سے دوسروں کو کیا فائدہ؟

۱۲۳

یہ تن و دل کی بیلری گورامرت کی کھان  
بیس دیئے جو گورو ملیں تب بھی سستا جان  
ارٹھ۔ یہ تن نہ ہر کی بیل ہے۔ اور گورامرت کی کھان ہیں۔ اگر بیس دیئے پر  
گورو ملیں۔ تو بھی سستا سمجھا جائیگا۔

۱۲۴

جہاں آپا تھاں پیدا۔ جہاں سنشے تھاں سوگ  
کہ کبیر یہ کیوں نہیں۔ چاروں دیر گھر دوگ  
ارٹھ۔ جہاں مغروری ہے۔ وہاں آپا ہے۔ جہاں سنشے (شک) ہے وہاں  
سوگ ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ چاروں طویل مرض کیوں  
کر میں؟

۱۲۵

جہاں دیا تھاں دھرم ہے۔ جہاں لوک تھاں پاپ  
جہاں کرودھ تھاں کان ہے۔ جہاں چھا تھاں آپ  
ارٹھ۔ جہاں رحم ہے وہاں دھرم ہے۔ جہاں لالچ ہے۔ وہاں گناہ ہے۔  
جہاں غم ہے۔ وہاں موت ہے۔ جہاں کشما (معافی) ہے۔ وہاں

۱۲۶

کبیر سنگت سادھو کی۔ جیوں گندھی کی باس  
جو کچھ گندھی دے نہیں تو بھی باس سو باس  
ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سادھو (مہاتماؤں) کی صحبت عطر فردش  
کے گھر کی طرح ہے۔ اگر عطر فردش کچھ بھی نہ دے تو بھی مکان خوشبو  
دیتا ہے۔

۱۲۷

مالا پھیرت جگ گیا۔ کیا نہ من کا پھیر  
کر کا منکا ڈار دے۔ من کا منکا پھیر  
ارٹھ۔ مالا پھیرتے ہوئے بہت عزم نہ کر گیا۔ مگر من کی چنچلت دور نہ  
ہوئی۔ اس لئے ہاتھ کی مالا پھینک دو۔ اور من کی مالا پھیر دو۔

۱۲۸

اوپنے پانی نہ ٹکے۔ نیچے ہی ٹھہرا سٹے  
نیچا ہوئے سو بھر پیئے۔ اونچ پیاسا جلے  
ارٹھ۔ پانی اونچی جگہ پر نہیں ٹھہرتا۔ نیچی جگہ میں اگر ٹھہر جاتا ہے۔ اسی طرح  
انسان اگر جھک کر پانی پئے تو پیٹ بھر پی سکتا ہے۔ اور اگر وہ اونچا  
ہو کہ کھڑے کھڑے پانی پینے کی کوشش کر لگا۔ تو پیاسا ہی  
جائے گا۔

۱۲۹

بڑا ہوا تو کیا ہوا۔ جیسے مٹی کچور  
پنچھی کو سایہ نہیں۔ پھل لاگے اتنی دور



دیتا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو نہیں چلتے ان کے لئے البدلہ کاے  
کو س موجود ہیں۔

۱۵۰۔ ایک پرانی نہ تجیں۔ کارٹر کسل۔ کپوت

ایک پرانی پر ہری شاعر۔ سنگھ۔ پلوٹ  
ارکھ۔ بزدل۔ ریاکار اور نالایق فرزند پرانی بات کے چھوڑنے کی ہمت نہیں  
رکھتے۔ مگر شاعر۔ شیر اور لائق لڑکے پرانی لکیر کو چھوڑ کر اپنے لئے نئی زمین  
پیدا کر لیتے ہیں۔

۱۵۱۔ کھیت نہ چھاڑے سورماں۔ جو جھے دودل ماہنہ  
آسا جیون مرن کی۔ من میں رائے نا نہہ

ارکھ۔ شجاع اور بہادر کھیت نہیں چھوڑتے۔ دو فوجوں کے درمیان پھل  
پھل کر لڑتے ہیں۔ ان کے دلوں میں زندگی اور موت کا مطلق خیال  
نہیں رہتا۔

۱۵۲۔ سادھ۔ سستی اور سوراں ان کی بات اگا دھ  
آسا چھانڈیں دیہہ کی۔ تن میں ادھ کا سادھ

ارکھ۔ سادھو۔ سستی۔ سورماں ان کی باتیں نیارہ می ہوتی ہیں۔  
جس میں زندگی کی ہوس نہیں ہے۔ انہیں میں زیادہ  
سادھن ہے۔

پرمانو اس کرتے ہیں۔

۱۴۶۔ ست پرش کی آرسی۔ سنتوں ہی کی دیہہ

بکھا جو چاہے لکھ ہو۔ ان ہی میں بکھ دیہہ  
ارکھ۔ سنتوں کا خرمیہ۔ مانک کی آرسی (آئینہ) ہے۔ اگر اس کو دیکھنا ہے  
تو ان میں دیکھ لے۔

۱۴۷۔ من میسہ پنجی ہٹا۔ چڑھ کر چلا آکاش

شورگ نوک خالی پڑ۔ مہا صاحب سنتوں پاس  
ارکھ۔ میسہ من چونکہ ہو کر اڑا۔ آسمان پر گیا۔ شورگ نوک خالی پڑا ہوا تھا  
مانک سنتوں کے پاس تھا۔

۱۴۸۔ سادھ ہماری آتما۔ ہم سادھن کے جیو !  
سادھن میں ہم یوں رہیں۔ جیون پے ملے گھینو

ارکھ۔ سادھ ہماری آتما میں ہم سادھوؤں کے جیو ہیں۔ سادھوؤں میں اس  
طرح رہتے ہیں۔ جس طرح دودھ میں گھی رہتا ہے۔

۱۴۹۔ مارگ چلتے جو گرے۔ تا ہی نہ لاسے دوس

کہیں کبیر بیٹھا رہے۔ تا سر کرے کوس  
ارکھ۔ راہ چلتے چلتے جو گر پڑتے ہیں۔ ان کو کوئی دوش نہیں



یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ کبیر صاحب یہ بات کہہ گئے  
ہیں۔

۱۵۷

نزل بھیا تو کیا بھیا۔ جو نزل مانگے ٹھور  
نزل نزل سے رہت ہیں تے سادھو کوئی اور  
ارٹھ۔ جو نزل ہو کر آشرمانگے تو اس کے نزل ہونے سے کیا فائدہ۔ نزل اور  
نزل سے جو میرا ہوتے ہیں۔ وہ سادھو کوئی اور ہوتے ہیں۔

۱۵۸

کاپٹے بھانڈے سے ہے۔ جیوں کھار کا نہیہ  
بھیت سے رکشا کرے۔ باہر جوئے دیہ  
ارٹھ۔ گھڑا بنانے والا کھار کچے گھرے کو ہاتھ میں لے کر باہر سے پھینچا  
ہے۔ اور اندر سے سہارا دیئے رہتا ہے۔ اسی طرح  
گور کو ہونا چاہیے۔

۱۵۹

گانٹھے ہو ہاتھ کر۔ ہاتھ ہوئے سوئے  
آگے ہاٹ نہ بانیا۔ لینا ہوئے سوئے  
ارٹھ۔ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اسے دان کر دے۔ اور جو گانٹھے میں ہو۔  
اسے دان کرنے کے لئے ہاتھ میں لے لے۔ کیونکہ آگے نہ تو بازار  
ہے۔ اور نہ بنیا ہی۔ جو کچھ پنیہ کمانا ہو۔ یہ ہیں  
کمالے۔

۱۶۰

۱۵۳

رٹنے کو سب ہی پیلے۔ شہر باندھ اینکے  
صاحب آگے آئے۔ جو جھیکا کوئی ایک۔  
ارٹھ۔ رٹنے کو بہت سے آدمی طرح طرح کے ہتھیار باندھ کر نکلتے۔ مگر جو  
شخص مالک کے سامنے سینہ سپر ہو کر لڑے گا۔ وہ کوئی ایک ہی  
ہوگا۔

۱۵۴

جو جھین گے تب کہیں گے۔ اب کچھ کہا نہ جائے  
بیٹر پڑے من سخر۔ لڑے کہ دھون بھاگ جائے  
ارٹھ۔ جی کچھ نہ کہو۔ جب لڑ کر مر جائیں۔ تب زبان کھولنا۔ کون جائے یہ  
من سخر ہے۔ بیٹر پڑتے ہی لڑے گا۔ یا بھاگ جائے گا۔

۱۵۵

دیہ کھیم ہو جائے گی۔ پھر کون کہے گا دیہ  
نشیجے کراپکار ہی۔ جیون کا پھل ایہ  
ارٹھ۔ یہ جسم خاک ہو جائے گا۔ پھر تجھے دینے کو (خیرات کرنے کو) کون کہے  
گا۔ یقین رکھ کہ پراپکار کرنا ہی زندگی کا مقصد ہے۔

۱۵۶

دان دیئے دھن نہ گھٹے۔ ندی نہ گھٹے نہر  
اپنی آنکھوں دیکھ لو۔ یوں کھتہ کہیں کبیر  
ارٹھ۔ دان دینے (خیرات کرنے) سے دھن (دولت) کم نہیں ہوتا  
جس طرح ہر ایک کو پانی دینے سے دریا کا پانی کم نہیں ہوتا۔



سے پاک ہوتی ہے۔ من ہری بھجن کرنے سے پوتر (پاک) یہ تین طریقے  
عمل میں لانے سے کلیان ہوتا ہے۔

۱۶۲  
روکھا سوکھا کھائے کے تو ٹھنڈا پانی پیو  
نہ دیکھ پرانی چوڑی۔ مرست لپچائے جیو

۱۶۱  
ارکھ۔ روکھا شوکھا جوں مل جائے۔ اس کو کھا کر ٹھنڈا پانی پی لے دوسرے کی  
چڑھی روٹی دیکھ کر کیوں جی لپچاتا ہے۔

## کامیابی کے راز

یہ کتاب سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کی تصنیف ہے۔ کتاب کیا  
ہے۔ دریا کو کوزے میں بند کیا گیا ہے۔ متعدد زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو  
چکا ہے۔ کتاب ہر لحظہ سے دیدہ زیب قیمت صرف ۶ روپے۔  
نوٹ۔ سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کی دیگر تمام تصانیف ہم سے  
طلب کریں۔ نیز ہر قسم کے آرڈر کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔

صلے کا پتہ

جنرل بک ڈپو تاجران کتب لوہاری دوارہ لاہور

راجا۔ رانا۔ راؤ رنگ۔ بڑا جو سمرے رام  
کہہ کبیر بندہ بڑا۔ جو سمرے شکام

۱۶۱  
ارکھ۔ راجہ۔ رانا۔ راؤ اور فقیر۔ ان سب میں وہی بڑا ہے جو رام کا سمرن  
کرے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بندہ وہی بڑا ہے۔ جو شکام بھاؤ  
سے پرہیز کا سمرن کرتا ہے۔

۱۶۲  
سیوا کو دو نو بھلے۔ ایک سنت اک۔ رام  
رام جو دانا منگتی کے سنت جیویں نام

۱۶۱  
ارکھ۔ دنیا میں دو نو ہی سیوا کرنے کے یوگیہ ہیں۔ ایک سنت مہاتما  
اور دوسرے رام نام تو منگتی کے دینے والے ہیں اور سنت نام  
چھپاتے ہیں۔

۱۶۲  
گرتھ پنچ سب جگت کے بات بتاوت تین

۱۶۱  
رام ہر دے من میں دیا اور تین سیوا میں ہیں  
ارکھ۔ ست شاستر اور دنیا کے تمام مذہب تین باتیں بتلاتے ہیں۔ کہ  
رام کا نام ہر دے میں ہو۔ من میں دیا ہو۔ اور تین سیوا میں لگا  
ہو۔

۱۶۳  
تن پوتر سیوا کئے۔ دھن پوتر کئے دان!

۱۶۲  
من پوتر ہری بھجن سے ہوت تری بدھ کلیان  
ارکھ۔ تن (جسم) سیوا کرنے سے پاک ہوتا ہے۔ دولت خیرات کرنے



چلتی چلی دیکھ کے دبا کبیرا روئے  
دو پاٹن کے بیچ میں ثابت رہیا نہ کوئے  
ارکھ۔ چلتی چلی دیکھ کر کبیر داس جی رو دیئے۔ کیونکہ چلی کے دو پڑوں کے  
درمیان جو آگیا۔ وہ ثابت نہیں رہا۔ یعنی پس کر آنا ہو گیا۔

۱۶۹

مایا مرے نہ من مرے۔ مر مر گئے شریہ  
آشا ترشنا نہ مرے۔ کہہ گئے داس کبیر  
ارکھ۔ مایا اور من کو مارتے مارتے کئی انسان خود لقمہ اجل ہو گئے مگر نہ مایا  
ہی مری اور نہ من ہی۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح مایا اور من  
دو ٹوٹ نہیں مرتے۔ اسی طرح آشا اور ترشنا بھی نہیں مرتے۔ ان  
سب کا مارنا بہت مشکل ہے۔

۱۷۰

کبیر اس سنسار میں۔ گھناؤنش متی ہیں  
نام نام جانے نہیں۔ آئے ٹو پا دین  
ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس سنسار میں وہ انسان بہت  
ہی مومکھ ہے۔ جس نے سنسار میں آکر عیش و عشرت کی زندگی  
بسر کی مگر نام نہیں جانا۔

۱۷۱

اُت تے کوئے نہ آوئی۔ جاسون پوچھوں دھائے  
اُت تے سب ہی جات ہیں۔ بھار لدائے لدائے  
ارکھ۔ اُدھر (پر لوک) سے تو کوئی لوٹ کر آیا نہیں۔ جن سے دوڑ کر

۱۷۲

ہاتھی گھوڑے دھن گھنا۔ چند رکھی ہونار  
نام بنایم لوک میں پاوت ڈکھ اپار  
ارکھ۔ جن کے ہاں ہاتھی۔ گھوڑے۔ بیشمار دولت اور چند رکھی جیسی  
استری ہے۔ اگر انہوں نے زندگی میں ہری نام کا سمرن نہیں کیا۔  
تو وہ مرنے کے بعد ہم لوک میں جاتے اور لا انتہہ ڈکھ پاتے  
ہیں۔

۱۷۳

گنگا تیر جو گھر کرے۔ پو سے نزل نہیر!!  
بن ہری سمرن مکتی نہ یوں کہے گئے داس کبیر  
ارکھ۔ جو گنگا کے کنارے پر اپنا گھر بناتے ہیں۔ وہ سب اس کا صاف شفاف  
پانی پیتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ گنگا کے کنارے بود و باش  
رکھنے پر بھی ہری سمرن کے بغیر مکتی نہیں ہو سکتی۔

۱۷۴

کبیر امیر اجر جہا۔ پھوٹے چھیک ہزار  
ہلکے ہلکے تر گئے۔ ڈوبے جن سر بھار  
ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ زندگی کا جہاز جہا ہو گیا ہے۔ اس  
میں ہزار ہا سوراخ ہو گئے ہیں۔ جو ہلکے ہیں۔ وہ پار اتر جائیں گے یعنی  
کنارے جا لگیں گے۔ مگر جن کے سر پر وزن یعنی گناہوں کا بوجھ  
ہے۔ وہ ڈوب جائیں گے۔

۱۷۵



ارکھ۔ یہ میرا ہے۔ یہ تیرا ہے۔ اس خیال نے تمام سنسار کو باندھ رکھا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ کیوں بندھا جائے۔ جس کو صرف نام ہی کا اڈھار ہے۔

۶۶۔ کل ابھیمان کھوئے۔ جیت مٹا نہیں ہوئے  
دیکھتے، جو نہیں دیکھا۔ اور شٹ کھاوے سوئے  
ارکھ۔ جاتی ابھیمان کو چھوڑ کر کسی سے۔ جیتے جی مرا نہیں جاتا۔ دیکھتے ہوئے  
بھی جو نظر نہ آوے۔ اس کو اور شٹ (دکھائی نہ دینے والا) کہتے ہیں۔

## یوگ سا دھن کی کتب

|                       |    |                |   |
|-----------------------|----|----------------|---|
| صحیح اور لوگ آسن۔     | ۱۲ | پرانا یام ودھی | ۲ |
| نیولی کرم۔            | ۱  | بے چین دل۔     | ۳ |
| پریم بھگتی۔           | ۲  | نچ گھر کی سیر۔ | ۳ |
| یگر وید کا اردو ترجمہ |    |                |   |
| حیلے کا پتھر          |    |                |   |

جنرل ہیڈ پوٹا جران کتب لوہاری دروازہ لاہور

پوچھوں۔ اور ادھر سنسار سے تمام لوگ اعمالوں کا بوجھ لاد کر جاتے ہیں۔ اس لئے ان سے پریشور کا گیان پوچھنا بیفائدہ ہے۔

۱۶۲۔ جاگ میں بیری کوئی نہیں۔ جو من شیتل ہوئے  
یہ آپا تو ڈال دے۔ دیا کرے سب کوئے  
ارکھ۔ اگر من شیتل ہے۔ تو پھر جگت میں تیر کوئی دشمن نہیں۔ تو خود بینی کو دور کر دے۔ آپ ہی تیرے اوپر دیا کریں گے۔

۱۶۳۔ سانچے شراب نہ لاگئی۔ سانچے کال نہ کھائے  
سانچے کو سانچا ملے۔ سانچے ماہیں سملے  
ارکھ۔ جو سچا ہے۔ اس کو کسی کی بددعا سے نقصان نہیں پہنچتا۔ سچے کو موت نہیں کھاتی۔ سچے آدمی کو پر ماتا مل جاتے ہیں اور وہ سچے پریم پد میں سما جاتا ہے۔

۱۶۴۔ کبیرا سوتا کیا کرے۔ جاگن کی گر چو نپ  
یہ دم ہیرا لال ہے۔ گن گن گن گن کو سونپ  
ارکھ۔ کبیر سوتا ہوا کیا کرتا ہے۔ جاگنے کی عادت ڈال۔ یہ سانس تیرا لال کی طرح قیمتی ہے۔ اس کو گن گن گن گن کو سونپ دے۔

۱۶۵۔ مور توڑ کی چوڑی۔ ہٹ باندھا سنسار  
اس کبیر اکیوں بندھے جا کے نام اڈھار



اور بے نیاز دیتا ہیں۔ کیسے مل سکتے ہیں۔

۱۸۱۔

ہناے دھوئے کیا ہوا۔ جو من میں میل سٹائے  
بین سدا جل میں رہے۔ دھوئے باس نہ جائے  
ارکھ۔ ہناے دھونے سے کیا ہوگا۔ جب من میں میل سمائی ہو۔ پھلی ہمیشہ پانی  
میں رہتی ہے۔ مگر پھر بھی اس کی دھونے سے بدبو نہیں جاتی۔

۱۸۲۔

اوگن کہوں شراب کا۔ گیان و نت سن یہہ  
مانش سے پشو کرے۔ دام گانٹھ سے دیہہ  
ارکھ۔ اے گیان والے آدمیوں! سن لو۔ شراب میں کیا کیا عیب  
ہیں۔ ایک تو یہ انسان سے حیوان بناتی ہے۔ دوسرے اس  
کے پینے سے دولت بھی گانٹھ سے جاتی ہے۔

۱۸۳۔

سکھ کا ساگر شیل ہے۔ کوئی نہ پاوے تھاہ  
شہا۔ بنا سادھو نہیں۔ درہیہ بنا نہیں شہا  
ارکھ۔ سکھ کا سمندر شیل ہے۔ اس کی تھاہ نہیں ملتی۔ جس طرح شہد  
کے بغیر جینی لوگ ابھیا س کے بغیر کوئی سادھو نہیں ہو سکتا۔ اور نہ  
دولت کے بغیر کوئی امیر ہو سکتا ہے۔

۱۸۴۔

۱۷۷۔

تاری ایک سنسار سے آئی۔ مانی نہ وا کے بانے جانی  
گوڑ نہ موڑ نہ پران آدھار۔ تائیں بھرم رہا سنسار  
ارکھ۔ بابا ایک استری ہے۔ جو اس سنسار میں آئی ہوئی ہے۔ اس کی نہ ماں  
ہے۔ نہ باپ نے پیدا کیا۔ سر پر کچھ نہیں۔ اور نہ وہ پران والی ہے۔  
اس میں سنسار بھرم رہا ہے۔

۱۷۸۔

جوگی۔ جنگم جیوڑا۔ سنیا سی درویش !!  
بنا پریم پنچ نہیں درلجھ ست گوردیش  
ارکھ۔ جوگی۔ جنگم۔ سداوگی۔ سنیا سی۔ درویش خواہ کوئی ہو۔ جب  
تک پریم نہ ہوگا۔ کبھی گورو کے دیش کو نہ پہنچ سینگے۔

۱۷۹۔

تیرکھ برت کر جگ ڈا۔ ٹھنڈے پانی نہائے  
ست نام جانے پنا کال جگت چگ کھائے  
ارکھ۔ دنیا تیرکھ برت کرتے اور ٹھنڈے پانی میں نہاتے مرگنی ست نام  
کے جانے بغیر کال جگت کو کھاتا رہا۔

۱۸۰۔

جب لگ کھگتی سکام ہے۔ تب لگ زریل یو  
کہیں کبیر وہ کیوں ملیں۔ تہہ کافی نچ دیو!  
ارکھ۔ جب تک بھگتی کسی غرض کے ساتھ ہے۔ تب تک تمام محنت  
بے فائدہ ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ جو بغیر غرض



گرچہ یوگیشور گورو بنا۔ لاگا ہری کی سیو  
کہے کبیر بکینٹھ تے۔ پھیر دیو شک دیو

ارٹھ۔ جو جنم سے ہی یوگیشور ہے۔ اور جس نے کسی کو اپنا گورو نہیں بنایا۔  
اور بغیر گورو کے ہی ہری کی سیوا میں لگا رہا کبیر صاحب فرماتے ہیں۔  
کہ جس طرح شک دیو جیسے یوگی کو بکینٹھ سے واپس آنا پڑا۔  
اسی طرح اس یوگیشور کو بھی بکینٹھ سے واپس آنا پڑے گا۔

کبیر تین لوک نوکھنڈ میں گورو تے بڑا نہ کوئے  
کر تا کرے نہ کر سکے۔ گورو کرے سو ہوئے

ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تین کھنڈ میں گورو سے بڑا کوئی نہیں  
پر مانتا بھی جس کام کو کرنا چاہیں۔ نہیں کر سکتے مگر گورو جو چاہیں۔ کر  
سکتے ہیں۔

من گورکھ من گو بند۔ من ہی او گھر سوئے  
جو من را کھے جتن کر۔ من ہی کر تا ہوئے

ارٹھ۔ من ہی گورکھ ہے۔ من ہی گو بند ہے۔ من ہی او گھر ہے۔ اگر کوئی شخص  
من کی تعلیم و تربیت کا راز جانتا ہے۔ تو من ہی خالق ہو سکتا ہے۔

جا کارن جاگ ڈھونڈھیا۔ سو تو ہر دے مانہ  
پردہ دیا بھرم کا۔ تائے سو جھے نا نہ

ارٹھ۔ جس کے کارن تمام دنیا چھان ماری۔ وہ دل میں موجود ہے۔ صرف  
بھرم کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ جس سے وہ نظر نہیں آیا۔

شبد ہی مارے بن گئے۔ شبد ہی تجیا راج  
جو یہ شبد بویکیا۔ تا کا سہا کاج

ارٹھ۔ شبد کے مارے بن کو چلے گئے۔ شبد کی زد سے راج  
کو ترک کر دیا۔ جس کسی نے اس شبد کو اچھی طرح سمجھ لیا۔  
اس کا کام بن گیا۔

تیرتھ گئے تے ایک پھل۔ سنت ملے پھل چار  
ست گورو ملے ایتک پھل۔ کہے کبیر و چار

ارٹھ۔ تیرتھ جانے سے ایک پھل ملتا ہے۔ اور اگر کوئی سنت مل جائے  
تو چار پھل ملتے ہیں۔ اگر ست گورو مل جائیں۔ تو ایک (بیشمار)  
پھل ملتے ہیں۔ کبیر صاحب و چار کہتے ہیں۔



۱۸۷

گرچہ یوگیشور گورو بنا۔ لاگا ہری کی سیو  
 کہے کبیر بکینٹھ تے۔ پھیر دیو شک دیو  
 ارٹھ۔ جو جنم سے ہی یوگیشور ہے۔ اور جس نے کسی کو اپنا گورو نہیں بنایا۔  
 اور بغیر گورو کے ہی ہری کی سیو میں لگا رہا کبیر صاحب فرماتے ہیں۔  
 کہ جس طرح شک دیو جیسے یوگی کو بکینٹھ سے واپس آنا پڑا۔  
 اسی طرح اس یوگیشور کو بھی بکینٹھ سے واپس آنا پڑے گا۔

۱۸۸  
 کبیر تین لوک نوکھنڈ میں گورو تے بڑا نہ کوئے  
 کرتا کرے نہ کر سکے۔ گورو کرے سو ہوئے

ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تین کھنڈ میں گورو سے بڑا کوئی نہیں  
 پر مانتا بھی جس کام کو کرنا چاہیں۔ نہیں کر سکتے مگر گورو جو چاہیں۔ کر  
 سکتے ہیں۔

۱۸۹

من گورکھ من گو بند۔ من ہی او گھر سوئے  
 جو من راکھے جتن کر۔ من ہی کرتا ہوئے

ارٹھ۔ من ہی گورکھ ہے۔ من ہی گو بند ہے۔ من ہی او گھر ہے۔ اگر کوئی شخص  
 من کی تعلیم و تربیت کا راز جانتا ہے۔ تو من ہی خالق ہو سکتا ہے۔

~~~~~

ملاپ الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام ملک دل محمد پرنٹر چھپوا کر پرتھوی راج پبلشر نے شائع کیا

# محبوب رس

PRICE AS. 1.

# کبیر سداوہی

PRICE AS. 3